اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

ظہور - تبوک ۱۴۰۱ ہش
اگست - ستمبر ۲۰۲۲ء

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

النّور آن لائن

Al-Nur Online, USA

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ ۲۰۲۲ کا ایک منظر

AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

جلد نمبر 1 ظہور۔ تبوک 1401 ہش— اگست۔ ستمبر 2022ء— محرّم۔ ربیع الاوّل 1444 ہجری شمارہ نمبر 10

اس شمارے میں

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝

(سورۃالتوبہ:119)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لیے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلب علم ہی کے لیے ہوتا ہے اور کبھی سفر ایک رشتہ دار یا بھائی یا بہن یا بیوی کی ملاقات کے لیے ... کبھی سفر عجائبات دنیا کے دیکھنے کے لیے بھی ہوتا ہے جس کی طرف آیت کریمہ: قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اشارت فرما رہی ہے۔ کبھی سفر صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے جس کی طرف آیت کریمہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ہدایت فرماتی ہے۔(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 607)

ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا تو اللہ جلّ شانہ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لیے کبھی تو گیا تھا تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہوگئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 608) (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ التوبہ صفحہ 317-318)

حدیثِ مبارکہ

عَن ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيۡلَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَىُّ جُلَسَائِنَا خَيۡرٌ

قَالَ مَنۡ ذَكَّرَكُم اللّٰهَ رُؤۡيَتُهُ وَازَاد فِى عِلۡمِكُمۡ مَنۡطِقُه و ذَكَّرَكُمۡ بِالۡاٰخِرَة عَمَلُهُ

(الترغيب و الترهيب للمنذرى۔الجزء1 كتاب العلم ، التَّرۡغِيۡب فِى مجالسة العلماء163)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آجائے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

عَنۡ أَبِىۡ هُرَيۡرَةَ، أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِيۡنِ خَلِيۡلِه، فَلۡيَنۡظُرۡ أَحَدُكُمۡ مَنۡ يُخَالِلُ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس 4833)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحات 115، 417 اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز ایڈیشن 2019)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحبِ نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ: 119) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 4، صفحہ 609، ایڈیشن 1988ء)

لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے لیکن یہ بات جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور صحبتِ صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں۔ (ملفوظات جلد 5، صفحہ 346-347، ایڈیشن 1988ء)

دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت ﷺ تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانت نہیں، وہ روحانیت نہیں، اس لئے وہ اثر اندازی بھی ان کے اندر نہیں ہے۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل و قال سے دور نہیں ہوتا۔ اس کے لئے صحبتِ صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائدِ صحیحہ خدا نے اُن کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ (ملفوظات جلد 3، صفحہ 446، ایڈیشن 1988ء)

آریوں کو دعوتِ حق

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ملتا ہے وہ اُسی کو جو ہو خاک میں مِلا!	ظاہر کی قِیل و قال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اُسی کا جو اُس کا ہی ہو گیا	ہے اس کی گود میں جو گِرا اس جناب میں
پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے	چمکے اُسی کا نور مہ[1] و آفتاب میں
خوبوں کے حُسن میں بھی اُسی کا وہ نور ہے	کیا چیز حُسن ہے وہی چمکا حجاب میں
اس کی طرف ہے ہاتھ ہر اک تارِ زُلف کا	ہجراں سے اس کے رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں
ہر چشمِ مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے	ہر دِل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں
جن مُورکھوں کو کاموں پہ اس کے یقیں نہیں	پانی کو ڈھونڈتے ہیں عبث وُہ سراب میں
قُدرت سے اُس قدیر کی اِنکار کرتے ہیں!	بَکتے ہیں جیسے غرق ہو کوئی شراب میں
دِل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اُس پاک ذات کو	ڈرتے ہیں قوم سے کہ نہ پکڑیں عتاب میں
ہم کو تو اَے عزیز دکھا اپنا وہ جمال	کب تک وُہ مُنہ رہے گا حجاب و نقاب میں

[1]۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "خدا ہے نور زمین و آسمان کا" (آیت قرآن شریف)

(درِّ ثمین اردو)

اشاریہ خطباتِ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

17/جون 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے	چونکہ نبی خدا تعالیٰ کا نام سن کر ادب کی روح سے بھر جاتا ہے اور اس کی عظمت کا متوالا ہوتا ہے اس [لیے اپنی نو بیاہتا بیوی کے ایک] فقرے پر آپؐ نے فوراً فرمایا کہ تُو نے ایک بڑی ہستی کا واسطہ دیا ہے اور اس کی پناہ مانگی ہے جو بڑا پناہ دینے والا ہے اس لیے مَیں تیری درخواست کو قبول کرتا ہوں چنانچہ آپؐ اسی وقت باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اے ابواُسَید! اسے دو چادریں دے دو اور اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔
24 جون 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے	حضرت علاءؓ نے کہا: اے لوگو! ڈرو نہیں۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ کیا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نہیں آئے؟ کیا تم اللہ کے مددگار نہیں ہو؟ ... تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ اللہ ہرگز ایسے لوگوں کو جس حال میں تم ہو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔
یکم جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے	اللہ نے تمہارے لیے شیاطین کے گروہوں کو جمع کر دیا ہے اور جنگ کو سمندر میں دھکیل دیا ہے۔ وہ پہلے خشکی میں تمہیں اپنے نشانات دکھا چکا ہے تاکہ ان نشانات کے ذریعہ سمندر میں بھی تم سبق سیکھو۔ اپنے دشمن کی طرف چلو۔ سمندر کو چیرتے ہوئے اس کی طرف پیش قدمی کرو کیونکہ اللہ نے انہیں تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَورِ خلافت میں باغیوں اور مرتدین کے خلاف ہونے والی نویں اور دسویں مہم کا تفصیلی تذکرہ۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کے وقت سمندر پھٹنے کے معجزہ کے بارہ میں تفصیلی بیان بحرین اور یمن کے علاقوں میں مسلمانوں کے لشکروں کی باغیوں اور مرتدین کے خلاف حاصل ہونے والی شاندار فتوحات کا ذکر۔ مکرم Dicko زکریا صاحب شہید اور مکرم Dicko موسیٰ صاحب شہید آف برکینا فاسو، مکرم محمد یوسف بلوچ صاحب آف بستی صادق پور (عمر کوٹ)، عزیزہ مبارزہ فاروق (واقفۂ نَو) ربوہ اور مکرم آنزومانا واترا (Aanzumana Ouattara) صاحب (معلم سلسلہ آئیوری کوسٹ) کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2022/07/17/51360/

8جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے	ابو بکرؓ بڑے دُور اندیش گہری بصیرت کے مالک اور انجام کار پر نگاہ رکھتے تھے جہاں سختی کی ضرورت ہوتی سختی کرتے، جہاں عفو و درگزر کی ضرورت ہوتی عفو و درگزر سے کام لیتے۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَورِ خلافت میں باغیوں اور مرتدین کے خلاف ہونے والی گیارہویں مہم کا تفصیلی ذکر۔
15/جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے	قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طرزِ عمل اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی محض نبوت کا دعویٰ کرنے پر کوئی کارروائی فرمائی اور نہ ہی حضرت ابو بکرؓ کی یہ جنگی مہمات صرف اس وجہ سے تھیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا جاتا بلکہ اصل سوچ ان لوگوں کی باغیانہ روش تھی۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔
22جولائی 2022ء بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو۔کے	جنگِ ذات السلاسل میں مسلمانوں کی فتح کی ایک بڑی وجہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ پالیسی بھی تھی جو انہوں نے عراق کے کاشتکاروں کے بارے میں وضع کی تھی اور جس پر خالدؓ نے سختی سے عمل کیا تھا۔ اس پالیسی کے تحت انہوں نے کاشتکاروں سے مطلق تعرض نہ کیا۔ جہاں جہاں وہ آباد تھے انہیں وہیں رہنے دیا اور جزیہ کی معمولی رقم کے سوا اَور کسی قسم کا تاوان یا ٹیکس ان سے وصول نہ کیا آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ۔

ذِکر کی مجالس

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو، حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو، تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں، پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔ (مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر) (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 14/مئی 2004ء)

جلسہ سالانہ امریکہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

یہ پیغام مکرم مرزا مغفور احمد، امیر جماعت یو ایس اے نے 17/جون 2022ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھ کر سنایا

قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس

پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے، کووڈ (Covid) کی عالمگیر وبا کے بعد آپ کو ایک بار پھر باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ 2022ء منعقد کرنے کا موقع ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے اور تمام احباب جلسہ کے اصل مقاصد کے قدر دان ہوں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ در حقیقت اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ مذہبی علوم اور روحانی تربیت سے فیض یاب ہوں اور جلسہ کے اختتام کے بعد جب آپ واپس جائیں تو آپ یہاں سے حاصل کردہ ہدایات کو دوسروں تک بھی پہنچائیں اور پوری کوشش کریں کہ اپنی بیعت کی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کریں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقین کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے، اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔“ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد 1۔ 1878ء تا 1893ء، ایڈیشن 1989ء صفحہ 196)

بیعت کرنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ آپ اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو پیش نظر رکھے کہ میری ذات اب میری نہیں رہی اور مجھے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی ہر حالت میں پابندی کرنا ہوگی اور انتہائی ایمان داری کے ساتھ اس امر پر کاربند رہنا ہوگا۔ اور اپنے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے ماتحت لانا ہوگا۔ یہ امر بیعت کی دس شرائط کا خلاصہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کنندگان کی ذمہ داریوں کی مزید وضاحت ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

”اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ ... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔“ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل صفحہ 197-198)

یہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر بہت سے ارشادات بالکل واضح کر دیتے ہیں کہ بیعت کیا ہوتی ہے۔ اس لئے بیعت کرنے کے بعد آپ کو چاہیئے کہ آپ ہمیشہ خود کو اپنے فرائض کی یاددہانی کرواتے رہا کریں اور اپنی شرائطِ بیعت کی پابندی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے تعلق کو جانچتے رہا کریں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر خلافت احمدیہ کا خصوصی فیض اور انعام عطا فرمایا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو توفیق دے کہ آپ خلافت کے خداداد نظام کے ساتھ انتہائی مضبوطی سے وابستہ رہیں۔

میری انتہائی مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذاتی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دُور دراز علاقوں تک پھیلانے کے مواقع عطا فرمائے۔ اور وہ احباب جو اس روحانی پیغام پر پوری توجہ مرکوز رکھیں، اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہیں اور احمدیت کی جائے پناہ میں آجائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت نصیب ہو، اور اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کو تمام دکھوں سے نجات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی برکتوں، رحمتوں اور انعاموں سے نوازے۔

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(مرسلہ: ڈاکٹر محمود احمد ناگی)

قدرت ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں

محمد ظفراللہ ہنجرا مربی سلسلہ، تقریر بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آنے والے مسیح موعود و امام مہدی کے ذریعے کسرِ صلیب قتلِ دجال اور احیائے دین جیسے عظیم الشان کاموں کی پیشگوئی فرمائی وہاں اس عظیم وجود کے متعلق فرمایا جب تم اسے دیکھو تو اس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے۔ (مستدرک حاکم کتاب الفتن والملاحم باب خروج المہدی)

اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہر چوٹی عبور کرنا اور اس کا معین و مددگار بننا ہو گا اسی مضمون کو سورۃ الجمعہ کی آیات کے نزول پر حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں:

ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں آیت:

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْابِهِمْ (سورۃ الجمعہ:4)

کے متعلق ابوہریرہؓ کہتے تھے میں نے پوچھا یارسول اللہؐ یہ کون ہیں؟ آپؐ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسیؓ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثُریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔ (بخاری کتاب التفسیر القرآن باب قولہ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم (الجمعۃ 3)

اس طرح اس حدیث میں ہمیں بھی شامل کر دیا۔

دورِ اوّل میں آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے فدائیت کے نمونے دکھائے اوران کے اخلاص سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوًا۔ آخری زمانے میں آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے اسلام کا اِحیاء ہوًا۔ اور غلبۂ اسلام کے لیے قدرتِ ثانیہ کی آمد کا وعدہ ہوًا۔ جس کی تفصیل آپؑ نے اپنی کتاب الوصیۃ (مطبوعہ 1905ء) میں بیان فرمائی ہے۔ اور اس طرح آپؑ نے قدرت ثانیہ کی مضبوطی کو نظامِ وصیت سے جوڑ دیا جس میں ہمارے لیے ایک مستقل لائحہ عمل تجویز فرمادیا۔ یہ وہ نظام ہے جو وحیٔ خفی کے ذریعے سے حضرت مسیح موعودؑ پر ظاہر کیا گیا۔

پس آج ایمان قائم کرنے کے لئے اور قدرت ثانیہ کے دست و بازو بننے کے لئے ہمارا نظامِ وصیت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

15 جنوری 1906ء کو ایک خادم باہر سے قادیان آئے اور حضور علیہ السلام کی وفات کے الہامات کی وجہ سے رو پڑے حضرت مسیح موعودؑ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: یہ وقت انبیاء کی جماعتوں کو دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ دکھاتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ دراصل خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ بعض نادان لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اور دکاندار ہے۔ کسی اتفاق سے اس کی دکان چل پڑی ہے لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جاوے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 2، ایڈیشن 1988ء)

اس رسالہ الوصیت میں عربی اور اردو الہامات کے ذریعے اپنی قرب وفات کا ذکر کیا اور پھر اس کے ساتھ قدرت ثانیہ کے ظہور کا ذکر کر کے جماعت کو تسلی دلائی۔ ہم ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہیں جو ہر دم زندہ اور حیّ و قیوم ہے اور خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔

اس کتاب میں دو عظیم بشارتوں کا ذکر کیا۔

ایک روحانی نظام قیادت جس کو قدرت ثانیہ کے الفاظ سے تعبیر کیا

خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ...اس کا مقصد یہ ہے تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک بنادے...وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

اس قدرت ثانیہ کے ذکر کے ساتھ روحانی زندگی کی بقاء اور ترقی کے لئے نظام وصیت کے قیام کا ذکر فرمایا ہے۔ جس طرح جماعت کی ابتدا متقین کے گروہ سے ہوئی تھی۔ اسی طرح نظامِ خلافت، نظامِ وصیت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔

قدرت ثانیہ کے ساتھ نظام وصیت کا ذکر کر کے یاد دلایا یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اور اس کی تقدیر ہے اور اس کی مضبوطی نظام وصیت میں شمولیت سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بنیاد 23 مارچ 1889ء میں لدھیانہ میں رکھی۔ اس سے پہلے اشتہارات کے ذریعہ سے اعلان عام کیا۔

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ (مجموعہ اشتہارات۔جلد1۔1878ء تا1893ء،ایڈیشن 1989ء صفحہ196)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت تیار کی تھی۔ خلیفہ رشید الدین ؓ کی مالی قربانیوں کی وجہ سے تحریری سند دی کہ آپ کو قربانی کی کوئی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری امرتسر کی مخلص جماعت۔ ہماری لاہور کی مخلص جماعت۔ ہماری سیالکوٹ کی مخلص جماعت، ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت۔ہماری ہندوستان کے شہروں کی مخلص جماعتیں وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست آدمی ایک مجمع میں ان کے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لے گا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد11 صفحہ 315)

آپؑ فرماتے ہیں:

میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے ...میں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں۔(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد11 صفحہ 315)

مولوی غلام رسول راجیکی صاحب ؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ حیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سبحان اللہ وہ کیا مبارک زمانہ تھا کہ نماز کے وقت نمازیوں کے خشوع و خضوع رقتِ قلب اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ گڑ گڑانے اور آہ وبکا کرنے کا شور مسجد مبارک میں بلند ہوتا تھا۔لوگ آستانۂ الٰہی پر سربسجود ہوتے اور مسجد مبارک وجدانی صداؤں سے گونج اٹھتی تھی۔

میں آج آپ کو اس ذمہ داری کی طرف بلا رہا ہوں جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب الوصیت لکھ کر ہمیں آواز دی ہے۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے ...سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ...میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔(الوصیت،روحانی خزائن جلد20 صفحہ 305-306)

اس قدرت ثانیہ کے قیام کے وعدہ کے ہم چشم دید گواہ ہیں اس صادق خدا کی تائید و نصرت بھی کسی سے مخفی نہیں۔

پہلی قدرت ثانیہ کا ظہور 27 مئی 1908ء کو بہشتی مقبرہ قادیان میں 1200/افراد کی بیعت سے شروع ہوا۔

دوسری قدرت ثانیہ کا ظہور 14مارچ1914ء کو مسجد نور قادیان میں ہوا۔

تیسری قدرت ثانیہ کا ظہور 9نومبر 1965ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں ہوا۔

چوتھی قدرت ثانیہ کا ظہور 10جون1982ء کو مسجد مبارک ربوہ میں ہوا۔

پانچویں قدرت ثانیہ کا ظہور مسجد فضل لندن 22اپریل2003ء میں ہوا۔

ہر دورِ خلافت میں جہاں مخالفت کی آندھیاں اٹھیں اور جماعت کو مٹانے کا زعم لے کر اٹھنے والے خود ناکام و نامراد ہو کر جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا کے وعدوں کے پورا ہونے کا ثبوت دے دیا۔

قدرت ثانیہ کو مضبوط کرنا

لیکن دوسری بات جس کا ذکر کیا ہے اس کا تعلق میرے ساتھ اور آپ کے ساتھ ہے۔قدرت ثانیہ کو مضبوط کرنا اور اس کے ساتھ اس طرح وابستہ ہوں جس طرح گاڑی انجن کے ساتھ اس کے ہاتھ میں اس طرح ہوں جس طرح میت غسّال کے ہاتھ میں،اور اس کی پیروی اس طرح کرنے والے ہوں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جب یہ کتاب لکھی تو اس وقت جو مخلصین اس نظامِ وصیت میں شامل ہوئے ان میں سے کچھ احباب کا ذکر کرتا ہوں:

- حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی فدائیت اور جانثاری کسی سے پوشیدہ نہیں آپ نے اپنے وجود کا ذرہ ذرہ اس راہ میں قربان کر دیا تھا۔ بہشتی مقبرہ کی وصایا کے ریکارڈ کے مطابق آپ نے اپنی زرعی زمین جو بھیرہ میں تھی اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن کو ہبہ کر دی تھی۔
- بابا محمد حسن صاحب ؓ پہلے موصی تھے۔وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

"میں دفتر ریویو آف ریلجینز اردو میں دفتری کام کر تا تھا۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آدھی رات سے ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور پریس میں کاپی نویسوں کو حکم دیا کہ باقی سب کاموں کو چھوڑ دو اور اس مضمون کو لکھو تا کہ یہ مضمون آج ہی چھپ جائے۔ یہ کتاب " الوصیت " تھی۔ چنانچہ یہ کتاب چھپنی شروع ہو گئی اور میں نے اللہ دتہ مددگار کارکن کو ساتھ لیا اور جلدی جلدی فرمے وغیرہ بنانے شروع کر دیے۔ میر مہدی حسن صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ جس طرح ہو سکے مجھے ایک نسخہ آج ہی تیار کر دو۔ یہ کون سی کتاب ہے جو چھپوائی جا رہی ہے؟ میں نے میر مہدی حسن صاحب سے کہا پہلے شائع کرنا منع ہے مگر انہوں نے کہا میں صبح ہی آپ کو لا دوں گا شائع نہ کی جائے گی۔ پھر میں نے دو نسخے کتاب کے تیار کئے۔ ایک نسخہ میں رات کو خود لے گیا۔ میر صاحب کا مجھے علم نہیں انہوں نے کیا کیا۔ مگر میں نے رات کو ایک دفعہ الوصیت پڑھی۔ پھر اکیلا بیٹھ کر لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّحَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کی آیت مدّ نظر رکھ کر میں نے سوچا محمد حسن تم زمیندار ہو، تم کو اس وقت کیا چیز پیاری ہے؟ میرے دل میں آیا کہ زمین دار کو نہری زمین پسند ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی نہری زمین وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ قادیان میں تجھ کو کیا چیز پیاری ہے؟ اس وقت قادیان میں مکان نہیں ملتے تھے مگر میں نے مکان خرید لیا ہوا تھا۔ پس میں نے مکان کو بھی دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ میں اپنی زندگی دین کے لئے پہلے ہی وقف کر چکا تھا۔ میں نے سوچا کہ اب تمہارے پاس کیا رہا؟ اس خیال سے میرا دل نہایت خوش ہوا کہ میرا سب مال خدا کا مال ہو گیا اور میں نے اپنے پاس کچھ نہیں رکھا۔ صبح ہوتے ہی میں نے ایک دوست حافظ عبدالرحیم صاحبؓ کو بلایا کہ یہ وصیت میری طرف سے لکھ دو۔ اس نے کہا کہ محمد حسن ابھی تو بالکل حکم وغیرہ نہیں ہوا تم یہ کیا کام کرتے ہو؟ میں نے کہا میں تم سے مشورہ نہیں چاہتا۔ میں نے تم کو ثواب کی خاطر لکھنے کے لئے کہا ہے ورنہ لکھنا مجھے بھی آتا ہے۔ پھر اس نے میری وصیت لکھ دی کہ میری زمین، میرا مکان اور میری زندگی خدا کے لئے وقف ہے۔ یہ وصیت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دی۔

اس وقت میں پہلی شرط وصیت سمجھ نہ سکا۔ مگر میرا یہ طریق تھا کہ جب کبھی کوئی عریضہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں روانہ کرتا تو اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھیج دیتا۔ اس روز بھی اس وصیت کے ساتھ ایک روپیہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بھیجا۔ سنا گیا کہ جس وقت حضرت اقدسؑ کی خدمت میں میری وصیت پہنچی اس وقت دفتر کے منشی کو حضورؑ نے بلایا اور فرمایا کہ جلدی رجسٹر لاؤ۔ وہ فوراً نیا رجسٹر لے گیا۔ پھر حضرت اقدسؑ نے میرا نام اس رجسٹر میں سب سے اوّل نمبر درج فرمایا اور وہ روپیہ جو میں نے وصیت کے ساتھ بھیجا تھا پہلی شرط میں داخل کر دیا۔ اس طرح سب سے اوّل موصی میں ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روز جلسہ کر کے میری وصیت کے الفاظ اشاروں سے بتا دیا اور فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام کو پہلے کرتا ہے وہ سب کے درجے لے جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے وصیتیں کرنا شروع کیں۔ (انصار الدین یو کے نومبر، دسمبر 2021ء)

- بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ ہندو سے مسلمان ہوئے ان کے والد صاحب ان کو لینے قادیان آگئے تو حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے حوالے کر دیا لیکن لوگوں کا خیال تھا کہ اب وہ واپس نہیں آئیں گے آپؑ نے فرمایا ہمارا ہو گا تو واپس آجائے گا ... فرماتے ہیں جب الوصیت کتاب شائع ہوئی تو میں قادیان سے باہر تھا حضور پر نور نے مجھے کتاب بھجوائی۔ میں نے وصیت لکھ کر 10/1 حصہ آمد اور 5/1 حصہ جائیداد متروکہ کی وصیت کر دی اور یہی میں سمجھا تھا اور اس کے ساتھ 100 روپیہ نقد بھی بھجوا دیا اور غلط فہمی سے میری وصیت کا 149 نمبر جا پڑی حالانکہ میری ابتدائی وصایا تھی۔ (رفقائے احمد)
- میاں محمد موسیٰ نیلا گنبد والے ابتدائی موصیان میں سے تھے ان کا وصیت نمبر 16 تھا۔ ان کی خدمات کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے وفات سے چند ماہ قبل یہ الفاظ لکھے: "موسیٰ صاحب آپ نے دین کی بہت خدمت کی ہے۔" (لاہور تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ عبدالقادر (1966ء)، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، صفحہ 310)
- مولوی عبداللہ بوتالوی صاحبؓ 1913ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے اور وصیت کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ رکھتے تھے جب قادیان سے ہجرت کر کے آئے تو وہ سرٹیفکیٹ بھی آپؓ کے ساتھ تھا۔
- محترم شمس الدین صاحب درویش موصوف غریب اور معذور تھے کوئی آمد سوائے دستِ غیب کے نہ تھی لیکن آپ نے 1901ء سے چندہ دینا شروع کیا بلکہ 1990ء تک کا چندہ دیا حالانکہ ان کی وفات 1950ء میں ہو گئی تھی۔

سوال یہ نہیں وہ چندہ کیا تھا اور اس کی مقدار کیا تھی۔ سوال اس جذبہ کا ہے جو اس مخلص انسان کے دل میں بے قرار تھا۔ وہ معذور تھا ساری زندگی ایک کمرے میں گزار دی مگر اس کا دل متحرک تھا خدمتِ اسلام کے جذبہ کے لئے۔ یہ وہ کامل الایمان تھے جنہوں نے اپنے ایمان کو اپنے فعل سے ثابت کر دکھایا۔

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت میاں خدا بخش صاحب گوندلؓ نمبر دار موضع کوٹ مومن ضلع سرگودہا نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا:

حضور کے غلام نے آپ کا خطبہ جمعہ مؤرخہ 18ربیع الاوّل کا کل مورخہ 17مارچ1944ء کو پڑھا ... آپ کا اعلان 'خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جائیدایں وقف کرنے کی تحریک' پڑھ کر دل کو اس قدر خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میری جائیداد قریب قریب اس وقت بوجہ جنگ کے دو لاکھ کی ہے (200000روپیہ)۔ میں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے بسم اللہ کر کے وقف کرتا ہوں۔ یہ جائیداد کیا چیز ہے میرا سَر بھی اس کام کے لئے حاضر ہے ... تابعدار میاں خدا بخش نمبر دار کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع شاہپور سرگودہا۔

جنوری1324ھش، 1945ء کو آپ نے اپنی زرعی زمین سے ایک کنال کا رقبہ صدر انجمن احمدیہ کے نام رجسٹری کرا دیا۔ اور اس میں مسجد احمدیہ کی تعمیر شروع کی مگر ادھر یہ مسجد پایہ تکمیل تک پہنچی۔ ادھر واپسی کا بلاوا آ گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 10صفحہ 539)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی سر فروشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔'' (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11صفحہ 313)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد دین کا اِحیاء اور قیام شریعت تھا۔ جس پاک جماعت کو قائم فرمایا اور پاک نفوس سے جو توقعات وابستہ کیں ان کا ذکر اس رسالہ میں کیا ہے۔

''خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے ... تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے...خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (الوصیت، روحانی خزائن جلد20صفحہ 307-309)

پس قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے لئے ہمیں معین و مددگار صرف دعویٰ سے نہیں بلکہ عمل سے ثابت کرنا ہو گا جو نظام وصیت کے ساتھ جڑا ہوُا ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں فرمایا:

''میں اپنی اس خواہش کا پہلے بھی ایک موقع پر اظہار کر چکا ہوں کہ 2008ء میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے ان شاءاللہ سو سال پورے ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور یہ افراد جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور حقیر سا نذرانہ ہو گا جو جماعت خلافت کے سو سال پورا ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی۔'' (الفضل انٹرنیشنل 29جولائی تا11اگست 2005ء صفحہ 2)۔

یہ پیغام ہے جو ہمیں نظامِ خلافت کی طرف سے نظامِ وصیت میں شمولیت کی طرف بلا رہا ہے۔ اور ہم اس کے دست بازو ہیں اور یہ مجھے اور آپ کو عمل کی طرف بلا رہا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد جو لفظ بھی خلیفہ کے مونہہ سے نکلے وہ عمل کیے بغیر نہیں چھوڑنا۔'' (الفضل 2مارچ1946ء)

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں'' (خطبہ جمعہ 24/ جنوری1936ء مندرجہ الفضل 31/ جنوری1936ء)

اگر واقعی وفاداری ہے ۔ جان مال وقت اور عزت کے عہد کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ سے آپ کو یاد کراتا ہوں۔

"ایک بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہے ۔ لیکن یاد رکھیں یہ ریزولیوشنز، یہ خط، یہ وفاؤں کے دعوے تب سچے سمجھے جائیں گے ...جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ نہ کہ وقتی جوش کے تحت نعرہ لگا لیا اور جب مستقل قربانیوں کا وقت آئے ...تو سامنے سَو سَو مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ پس اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر ... خلیفۂ وقت کی طرف سے تقویٰ پر قائم رہنے کی جو تلقین کی جاتی ہے ...اس پر عمل کریں ...تو پھر تمہاری کامیابیاں ہیں۔ ورنہ پھر کھوکھلے دعوے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور ہم وہ کر دیں گے ہم آگے بھی لڑیں گے ، ہم پیچھے بھی لڑیں گے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 2005ء مطبوعہ الفضل انٹر نیشنل 15جولائی 2005ء صفحہ 6)

نظام وصیت کیا ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّة (سورۃ التوبہ:111)

ترجمہ: یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔

رسالہ الوصیت جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت کا ذکر کیا ہے، کی اشاعت سے آنحضرت ﷺ کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی ہے:

يحدثهم بدر جا تهم في الجنة

(بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

ترجمہ (مسیح) اپنی جماعت کے لوگوں سے ان کے درجات جو جنت میں ان کو عنایت ہوں گے بیان کرے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں اپنی وفات اور قدرت ثانیہ کے ذکر کے بعد فرمایا:

"مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے ۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے ۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 318)

اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات اور متواتر وحی الٰہی سے اپنی ملکیتی زمین سے ایک قطعہ اس قبرستان کے لئے مختص کر دیا۔ جب اس بہشتی مقبرہ کے متعلق اتنی بشارتیں ملیں تو آپؑ نے شرائط تدفین بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"خدا نے میر اول اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہو گا۔" (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 318)۔

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لیے ممکن ہے پابندِ احکامِ اسلام ہو۔ اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔" (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 324)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے آمین۔ مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بد گو کی بد گوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔" (الوصیت ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 321)

نظام خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے نظام وصیت میں شمولیت کے لئے اپنی پوری کوشش کریں۔ یہاں پر میری اور آپ کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ وصیت کے نظام کی تشہیر کریں اور اس نظام کی خوبیوں کی اشاعت کریں ۔ اپنی آئندہ نسل میں اس مضمون سے آگاہ کریں اور موصیان کی غیر معمولی قربانیوں سے آگاہ کر کے ان بچوں میں روح پیدا کریں۔ بچوں کو ساتھ لے کر قبرستان میں جائیں اور مدفون موصیان کی

غیر معمولی خدمات کا تذکرہ کریں۔ اور یہ مسلسل محنت طلب کام ہے۔

بہشتی مقبرہ اور موصیان کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں:

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔"
(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 316 تا 318)

بس میری اور آپ سب کی ذمہ داری ہے جہاں احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نظام کی طرف توجہ دلائیں وہاں اپنی شبانہ دعاؤں سے احبابِ جماعت کے دلوں کو متحرک کرنے کی کوشش کریں کہ اللہ ان کے دلوں کو اس طرف مائل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔" (ملفوظات جلد 5 جدید ایڈیشن صفحہ 36)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 10 جنوری 1956ء کو ایک خصوصی پیغام چودھری خلیل احمد ناصر انچارج امریکہ مشن کو ارسال فرمایا:

اس تحریک (وصیت) پر پاکستان اور ہندوستان میں پہلے سے عمل ہو رہا ہے اور میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تحریک کو اپنانے والے ممالک میں سے تیسرا ملک ثابت ہو... اور اسی طرح وسیع پیمانے پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی استوار کرنے میں حصہ لے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

"اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف" الفاظ غور طلب ہیں۔ تاخیر اور مہلت بہت سے خدشات کو جنم دے سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظام وصیت میں شمولیت کی خواہش سمعنا و اطعنا اور عہد بیعت کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور سب انصار، لجنہ اماء اللہ کے عہد بلا توقف سر تسلیم خم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

22 اکتوبر 1905ء کو حضرت اقدسؑ حضرت ام المؤمنینؓ کو آپ کے خویش و اقارب سے ملانے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ ابھی دہلی پہنچے چند دن ہی ہوئے تھے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ بیمار ہو گئے۔ اس پر حضورؑ کو خیال آیا کہ اگر مولوی نورالدین صاحبؓ کو بھی دہلی بلا لیا جائے تو بہتر ہو گا چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو تار دلوا دیا۔ جس میں تار لکھنے والے نے امیجی ایٹ (Immediate) یعنی بلا توقف کے الفاظ لکھ دیئے۔ جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا۔ اور لطف یہ ہے کہ ریل کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ گھر والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے پیچھے سے ایک آدمی کے ہاتھ کمبل تو بھجوا دیا مگر خرچ بھجوانے کا انہیں بھی خیال نہ آیا اور ممکن ہے گھر میں اتنا روپیہ ہو بھی نہ۔

جب آپ بٹالہ پہنچے تو ایک متمول ہندو رئیس نے جو گویا آپ کی انتظار ہی کر رہا تھا۔ عرض کی کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مہربانی فرما کر اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیجئے۔ فرمایا۔ میں نے اس گاڑی پر دہلی جانا ہے۔ اس رئیس نے کہا۔ میں اپنی بیوی کو یہاں ہی لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے آیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔ وہ ہندو چپکے سے دہلی کا ٹکٹ خرید لایا۔ اور معقول رقم بطور نذرانہ بھی پیش کی۔ اور اس طرح سے آپ دہلی پہنچ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (حیات نور صفحہ 285)

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو کہ امت کا ہر فرد نور دین بن جائے اور یقیناً ایسا ہی ہو اگر ہر مسلمان کا دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

اور یہ آج ہماری ذمہ داری ہے کہ نظام وصیت میں شمولیت کے ذریعہ نظام

خلافت کو مضبوط کریں۔ اس الٰہی انتظام کی طرف جو توجہ کرتا ہے اور قربانی کرتا ہے تو وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگاتا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے اس ایمان کو ہر دل میں مضبوط کر دیں جو مسیح موعود علیہ السلام لائے۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرمو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد صفحہ 21-22)

دوسری جگہ کس والہانہ انداز میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"ابتلا کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہیں کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق و محبت الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ میں تو اسے دیکھ چکا ہوں۔" (سیرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ 55)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والد محترم کی وفات کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلشانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔ تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا الیس اللہ بکاف عبدہ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزّوجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہو گا۔ میرے پر اس کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ میں ان کا شمار کر سکوں۔ اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔ یہ ایک پہلا دن تھا جو میں نے بذریعہ خدا کے الہام کے ایسا رحمت کا نشان دیکھا جس کی نسبت میں خیال نہیں کر سکتا کہ میری زندگی میں کبھی منقطع ہو۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 194)

اس کتاب الوصیت میں جو ہمیں پیغام دے کر گئے ہیں "قرب پانے کا میدان خالی ہے۔" اس میدان میں قدرت ثانیہ اور نظام وصیت کا ذکر ہے اور دونوں ایک دوسرے کی مضبوطی کے ضامن ہیں اس لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں اور گہرائی سے اس مضمون کو سمجھنے کی کوشش کریں ... ۔

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں عشق و وفا کے ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے دو

اس نظام وصیت میں ایک اور بات کی وضاحت کر دی

میری غرض مال اکٹھا کرنا نہیں بلکہ مجھے آپ کی بہشتی زندگی کی غرض ہے ...

آپ کو الہاماً فرمایا گیا ... تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم الہام کریں گے ...

آپ کو اس بات کی فکر نہیں تھی فنڈز کہاں سے آئیں گے بلکہ یقین تھا وہ آئیں گے بلکہ آپ نے لکھا ... میں دعا کرتا ہوں ایسے امین ہمیشہ سلسلہ کو ملتے رہیں جو خدا کے لئے کام کرنے والے ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں تو پھر خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو ساری جماعت میں ہونا چاہئے اور اس کے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور افکار پر حاوی ہونا چاہئے۔ وہی اوڑھنا، وہی بچھونا ہونا چاہئے۔ وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہئے۔ ہاں تمہیں حق ہے کہ اگر کسی بات میں تم خلیفۂ وقت سے اختلاف رکھتے ہو تو اسے پیش کرو۔ پھر اگر خلیفہ تمہاری بات مان لے تو وہ اپنی تجویز واپس لے لے گا اور اگر نہ مانے تو پھر تمہارا فرض ہے کہ اس کی کامل اطاعت کرو ویسی ہی اطاعت جیسے دماغ کی اطاعت انگلیاں کرتی ہیں۔ دماغ کہتا ہے فلاں چیز کو پکڑو اور انگلیاں جھٹ اسے پکڑ لیتی ہیں۔ لیکن اگر دماغ کہے اور انگلیاں نہ پکڑیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ ہاتھ مفلوج اور انگلیاں رعشہ زدہ ہیں کیونکہ رعشہ کے مریض کی یہ حالت ہوا کرتی ہے کہ وہ چاہتا ہے ایک چیز کو پکڑے مگر اس کی انگلیاں اسے نہیں پکڑ سکتیں۔ پس خلیفہ ایک حکم دیتا ہے مگر لوگ اس کی تعمیل نہیں کرتے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ رعشہ زدہ وجود ہیں۔" (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24 جنوری 1936ء)

آپ فرماتے ہیں:

میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں ... بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذَا مَا وَعَدَالرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

"غرض اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں بشارت دی ہے گویا اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب سنو! جبکہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے تو یہ ہو کر رہے گا۔ تمہیں مفت کا ثواب ہے۔

پس تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں دے دے گا۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 674)

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے پھر دل کراہتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلصین تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ (الفضل یکم ستمبر 1932ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پس تم جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جب کہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان اب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کور دِہ کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

نظام وصیت صرف 10 / 1 مالی قربانی کا نام نہیں۔ یہ نظام ہے جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانی رفعتوں تک پہنچانے کا اور جہاں اس نظام میں مالی قربانی کی امید رکھی جاتی ہے وہاں ہر دوسرے پہلو سے ایک نمایاں بھرپور اسلامی زندگی جو ہر لحاظ سے منور ہو اور حسین ہو اور محمد ﷺ کی روحانی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں رفعتوں کی طرف لے جانے والی ہو اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 30 اپریل 1982ء)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس یہ وہ نظام ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے، یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس قدر فکر سے کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔

پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دو نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جؤا گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔ مالی قربانی کا نظام بھی خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔ پس جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے رہیں گے اور دین بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔ جو ابھی نظام وصیت میں شامل نہیں ہوئے ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کے تعلق کو قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کے لئے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔ آمین۔ (اختتامی خطاب، جلسہ سالانہ یوکے، 2004ء)

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے...اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں۔ اے احمدیت کے جانثارو اور خلافت احمدیت کے پروانو! ہمارا محبوب آقا مسیح محمدی کا خلیفہ حقیقی اسلام کا سالار اعظم جس کے ہاتھ میں ہم نے اپنا ہاتھ دیا ہوا ہے اس نے ہمیں نظام وصیت کا 50 فیصد کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے...اس کا دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر سچے دل سے لبیک کہنا اور ہمیشہ گوش بر آواز آقا رہنا ہم سب کا فرض ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق دے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جماعت احمدیہ امریکہ کا 72 واں جلسہ سالانہ

قریباً 6 ہزار احباب مردوزن اور بچوں کی شرکت

روحانی ماحول میں جلسہ کا انعقاد، تقاریر اور پُرسوز دعائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام

جلسہ سالانہ کا پروگرام لائیو سٹریمنگ (Live Streaming) پر 20 ہزار سے زائد لوگوں نے مختلف ممالک میں سنا

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا تعارف

تین سال کے تعطل کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو اپنا جلسہ سالانہ 17 تا 19 جون 2022ء پنسلوینیا ہیرس برگ کے فارم شو میں کرنے کی توفیق عطا فرمائی، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کا پروگرام اور انتظامات درج ذیل افسران کی منظوری کے بعد شروع ہوئے۔

(1) افسر جلسہ سالانہ مکرم ملک بشیر احمد

(2) افسر جلسہ گاہ مکرم نصیر احسان احمد

(3) افسر خدمت خلق مکرم ڈاکٹر مدیل عبداللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوایس اے

ان تمام افسران نے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر ہدایت اور زیرِ نگرانی جلسہ سے 3، 4 ماہ قبل ہی کام شروع کر دیا تھا۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے تمام احباب جماعت کو جلسہ میں شمولیت کے لئے اپنے آپ کو رجسٹر کرنے کی ہدایت بھی بھجوائی گئی۔

پروگرام کے لئے مکرم امیر صاحب کی زیر ہدایت اور زیر نگرانی ایک کمیٹی نے جلسہ کی تقاریر کے عناوین اور مقررین کا انتخاب کیا۔ نیز امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی عنوان (Theme) "خلافت" تھا۔

کمیٹی نے تمام عناوین اور پھر مقررین کی راہنمائی کے لئے ہر عنوان کے مطابق تجاویز دیں اور نظامت پروگرام کے تحت تقاریر کا جائزہ لیا گیا۔

امسال جلسہ سالانہ کے انتظامات اور جلسہ کا انعقاد ایک الگ ہی ماحول اور حالات میں ہو رہا تھا۔ اور اس کے لئے کافی چیلنجز بھی تھے۔ خاکسار نے کئی افسران سے رابطہ کر کے ان کے تاثرات بھی لئے۔ خاکسار نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ ملک بشیر احمد سے جلسہ کے انعقاد اور اس وقت موجود مشکلات اور ان کے حل کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں، کے بارے میں سوال کیا۔

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگرچہ پانچ ہزار افراد نے جلسہ میں شمولیت کے لئے رجسٹر کرایا ہے۔ لیکن مکرم و محترم امیر صاحب کی ہدایت پر ہم 8 ہزار افراد کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ جہاں تک چیلنجز کا سامنا ہے۔ وہ درست ہے کیونکہ جلسہ کے انتظامات کے لئے ہم کمپنیوں کی مدد لیتے تھے۔ کووڈ کی وجہ سے وہ کمپنیاں یا تو جاب ہی چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ یا جو کمپنیاں ہیں ان کے ورکرز چلے گئے ہیں۔ جو نئے کام کرنے والے ہیں انہیں ہمارے جلسہ کے انتظامات کس طرح ہوتے ہیں کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے ہم ان کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں اور ان کے ورکرز کو سمجھا رہے ہیں کہ کس طرح کام کرنا ہے۔

اسی طرح جن تاجروں سے ہم خورونوش کی اشیاء خریدتے ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ اور تو اور یہ فارم شو جہاں ہم جلسہ کر رہے ہیں اس کی انتظامیہ میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ نئے سرے سے سب کو سمجھانا پڑ رہا ہے اور تاخیر بھی ہوئی ہے اور دقت بھی۔

ایک اور بات افسر جلسہ سالانہ نے یہ بتائی کہ مہنگائی بھی بہت ہو گئی ہے ہر طرف قیمتیں آسمان کو چُھو رہی ہیں اس وجہ سے اشیاء کی خرید میں ہم نے بہت ساری جگہوں پر جا کر دیکھا اور اخراجات اور اشیاء کی قیمتوں کو جانچا جہاں سے اچھی قیمت پر اشیاء دستیاب ہوئیں حاصل کی گئیں۔ تا کہ جماعتی رقوم کا ضیاع بھی نہ ہو اور چیز بھی اچھی ملے۔

افسر جلسہ سالانہ اور مکرم ناظم لنگر خانہ مکرم چودھری طاہر احمد صاحب (معروف ماموں طاہر) نے بتایا کہ امسال ہم نے لنگر خانے میں آلو چھیلنے اور کاٹنے

والی مشین خریدی ہے۔ اسی طرح آلو دھونے کی مشین بھی لائی گئی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ورکرز بھی کووڈ کی وجہ سے بہت احتیاط کر رہے ہیں۔ وہ ورکرز جن کو مزدوری پر لایا جاتا تھا وہ بھی کم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی مزدوری بھی بہت بڑھادی ہے۔

صفائی کے شعبہ سے متعلق افسر جلسہ سالانہ نے بتایا کہ اس دفعہ صفائی کے شعبہ کو مزید مستعد کیا گیا ہے۔ خصوصاً باتھ روم کی صفائی پر توجہ زیادہ دی جائے گی۔ کارکنان اور معاونین کی تعداد کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ بدھ کے روز ورکرز اور معاونین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ جلسہ کے دوران یہ تعداد 1500 ہو گئی ہے۔

بچوں کے جلسہ گاہ میں بھی اس دفعہ بڑے بڑے AC یونٹ لگائے گئے۔ پہلے صرف ایک ہوتا تھا اب زیادہ لگائے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ورکرز اور معاونین میں جلسہ کے کاموں کے لئے ایک جوش اور جذبہ ہے۔ اس دفعہ کووڈ کی وجہ سے ہمیں کچھ زائد انتظامات کرنے پڑے ہیں۔ مثلاً رجسٹریشن کے وقت اور جلسہ گاہ میں داخلہ کے وقت ہر کسی کے ویکسین کارڈ کو چیک کیا گیا اور پھر ایسے احباب جنہوں نے ویکسین نہیں کرائی تھی۔ جلسہ گاہ میں داخلہ سے قبل ان کا کووڈ ٹیسٹ بھی لیا جاتا رہا ہے۔ پھر جلسہ سالانہ کے دوران ہر ایک کے لئے ماسک کا استعمال لازمی تھا۔ اور جگہ جگہ جلسہ گاہ کی انتظامیہ نے Hand Sanitizers بھی رکھے ہوئے تھے تاکہ کسی کو دقّت پیش نہ آئے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ امسال کھانے کی جگہ کو بھی وسیع کیا گیا ہے اور معذور افراد کے لئے الگ جگہ ہونے کے ساتھ ساتھ جلسہ گاہ سے انہیں کھانے کے ہال تک لانے اور واپس لے جانے کے لئے گولف کارٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

مکرم طاہر چودھری اور مکرم حبیب اللہ ورک نے لنگر خانہ اور کھانے کی جگہ پر کرسیوں کے انتظامات کے سلسلہ میں بتایا کہ امسال 2500 کرسیاں رکھی گئی تھیں۔

افسر جلسہ گاہ مکرم نصیر احسان احمد نے امسال جلسہ سالانہ کے لئے اپنے 7 نائب افسران مقرر کئے تھے۔

(1) مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ۔ سمعی و بصری

(2) مکرم کلیم احمد۔ جلسہ گاہ درجہ حرارت کنٹرول

(3) مکرم نیاز بٹ۔ جلسہ پلاننگ اور نقشہ

(4) مکرم فخر احمد۔ جلسہ گاہ صفائی اور ڈسپلن

(5) مکرم ابراہیم چودھری۔

(6) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر۔ پروگرام، سٹیج، بیک سٹیج اور اعلانات

(7) مکرم سعد احمد میاں۔ دفتر اور ٹیموں کے درمیان رابطہ

افسر جلسہ سالانہ اپنے تمام نائب افسران کے ساتھ ہفتہ وار میٹنگ بذریعہ زوم (Zoom) کرتے اور ہر شعبہ کی رپورٹ لیتے اور کام کا جائزہ لیا جاتا۔ نائب افسران کی میٹنگ میں ناظم صاحب دفتر اور ان کے ساتھی مکرم وقاص بن خالد شامل ہوتے۔ خاکسار کے ساتھ ناظم پروگرام مکرم مونس چودھری شامل ہوتے رہے۔

پہلی ٹیم پروگرام سے متعلق تھی۔ جس کا انچارج خاکسار سید شمشاد احمد ناصر نائب افسر جلسہ گاہ تھا۔ جس کا کام پروگرام کو بنانا، شائع کرنا، سپیکرز سے رابطہ اور ان کی راہنمائی تھا۔ اسی طرح اس ٹیم کے ذمّہ جلسہ گاہ اور تمام ہوٹلوں میں جہاں جہاں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر اور درس کا انتظام تھا۔

اسی طرح اس ٹیم کے ذمّہ جلسہ گاہ میں اعلانات اور مقررین کے بیٹھنے کے لئے الگ الگ جگہ بنائی گئی تھی جہاں ان کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کا بھی انتظام تھا۔

ایک نائب افسر جلسہ گاہ مکرم فخر احمد کے ذمہ جلسہ گاہ میں بجلی کے انتظامات، ڈسپلن اور کووِڈ ہدایات پر عملدرآمد کرانا شامل تھا۔ نائب افسر جلسہ گاہ مکرم سعد احمد میاں کے ذمہ دفتری امور، بجٹ اور خرچ کا حساب۔ معاونین کا مہیا کرنا اور وینڈرز (Vendors) کے ساتھ معاہدوں کا جائزہ لینا کہ مطلوبہ اشیاء پہنچادی ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اس ٹیم کا ایک کام جلسہ گاہ اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ بھی تھا۔

نائب افسر جلسہ گاہ مکرم کلیم احمد کے ماتحت جلسہ گاہ میں درجہ حرارت کا کنٹرول، شاملین کے لئے ہاتھ صاف کرنے کے لئے Sanitizer مہیا کرنا، صفائی کروانا وغیرہ شامل تھا۔

نائب افسر جلسہ گاہ مکرم نیاز احمد بٹ کی ٹیم کے ذمہ جلسہ گاہ کے اندر، سٹیج، بیک سٹیج، دفاتر، نمائش جلسہ گاہ میں کرسیاں اور قالین مہیا کرنا اور دیگر شعبہ جات کے لئے جگہ مہیا کرنا تھا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق خیمے، قناتیں اور کمرے بنانے تھے جو انہوں نے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔

امسال ایک نیا سٹال بھی لگایا گیا جسے MKA HUB کا نام دیا گیا۔ یہ جگہ خصوصیت کے ساتھ خدام کے لئے تھی۔ جہاں ہر وقت 2 مربیان موجود رہے اور انہوں نے خدام کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ یہ سب کچھ دوستانہ ماحول میں ہوا۔

خاکسار نے امسال چند نائب افسران جلسہ سے بھی انٹرویو لیا اور ان کے شعبہ جات کے بارے میں دریافت کیا۔ نائب افسر سمعی و بصری مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے بتایا کہ امسال جلسہ ایک چیلنج کے طور پر ہے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ ہمیں گزشتہ سالوں کا تجربہ ہے اور کام آسان ہو گا لیکن ایسا نہ تھا سب سے بڑی دقّت تو یہ پیش آئی جو ہمارے سپلائرز (Suppliers) تھے ان میں سے کچھ کام چھوڑ کر جا چکے تھے۔

کئی نئے لوگ آئے انہیں ہمارے جلسہ کی روایات کے بارے میں سمجھانا بھی ایک مشکل امر تھا۔ وینڈرز کچھ سُستی بھی دکھارہے تھے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے دو نئے کام کئے مثلاً ایک تو لندن جلسہ کے طرز پر ڈیجیٹل بیک ڈراپ (Digital Backdrop) دوسرا براڈ کاسٹنگ کی سہولتوں کے سامان سے بھرے ہوئے ٹرک کا انتظام۔ الحمد للہ۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے بتایا کہ امسال ان کے شعبہ میں قریباً125 معاونین نے رضاکارانہ خدمت انجام دی۔

خدمت خلق

جلسہ سالانہ کا ایک اور بڑا اور اہم شعبہ خدمت خلق ہے۔ جس کے انچارج صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ڈاکٹر مدیل عبداللہ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کارکنان، خدام و اطفال اور معاونین جو جلسہ پر کام کر رہے ہیں ان کے اندر بہت زیادہ جوش اور ولولہ ہے اور سب لوگ ہی بہت خوش ہیں کہ ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم اپنا جلسہ کر لیں۔ انہوں نے نے بتایا کہ قریباً350 ورکرز اور معاونین اس وقت خدمت خلق کے تحت ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ گاہ کی سیکورٹی، ٹریفک اور پارکنگ کے انتظامات بھی خدمت خلق کے سپرد ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امسال سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے 200 کے قریب کیمرے بھی نصب کئے گئے ہیں۔ نیز یہ کہ مہمانوں کو پارکنگ لاٹ سے جلسہ گاہ اور ضیافت ہال تک آنے جانے کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔

افسر شعبہ خدمت خلق نے بتایا کہ **<u>12 خدام ہر وقت لوائے احمدیت کی حفاظت کے لئے بھی ڈیوٹی پر مستعد رہیں</u>** گے۔ ان شاءاللہ۔

انہوں نے کہا کہ خدام کے دفتر میں ریڈیو ڈِسپیچ(Radio Dispatch) کی سہولت بھی ہے جو کسی بھی ہنگامی صورت سے نپٹنے کے لئے تیار ہوں گے اور اسی طرح خدمت خلق لجنہ جلسہ گاہ کے ساتھ بھی رابطے میں رہیں گے۔ ان شاءاللہ۔

حفاظتی انتظامات

امسال 10 واک تھرو سکینرز(Walkthrough Scanners) اور 2 ایکسرےBaggage بھی تھے۔

نائب افسر جلسہ گاہ مکرم ابراہیم چودھری اور ان کی ٹیم کے تحت جہاں جہاں مختلف کاموں کے لئے جگہیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان کا پورا حساب رکھنا جگہوں کی پیمائش، نماز کی جگہ، لائنیں لگانا اور کرسیوں وغیرہ کا انتظام تھا۔ اسی طرح مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ اور بچوں کے لئے جگہ مہیا کرنا یہ سب ان کی ٹیم کے ذمہ تھا۔

نائب افسر جلسہ گاہ مکرم سعد میاں کی ٹیم کے ذمہ ہر جگہ تعاون یعنی جلسہ گاہ کی مختلف ٹیموں کے درمیان رابطہ اور اشیاء مہیا کرنا تھا۔

ہیومینٹی فرسٹ کے چیئر مین مکرم منعم نعیم تھے۔ ان کا جلسہ گاہ میں اپنا ایک بہت بڑا بُوتھ تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ امسال دنیا میں مختلف جگہوں پر جہاں جہاں ہیومینٹی فرسٹ نے کام کیا ہے۔ اس کے بڑے بڑے خوبصورت پوسٹر اور تصاویر نمائش کے لیے رکھی گئی ہیں۔

پھر ٹیم کے فرائض اور ڈیوٹیوں کو بھی ایک بہت بڑے بینر(Banner) پر لکھوا کر لگایا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ سال ہیومینٹی فرسٹ کے قیام کو 25 سال ہوگئے ہیں اور اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے گیارہ ملین لوگوں کی مدد کی گئی۔

یہ درج ذیل امور کے تحت ہوُا ہے۔ سماوی آفات، سیلاب زدگان، زلزلے، ایجوکیشن، Skill Centers، ہسپتال، کلینک، پانی۔Water for life، کھانا مہیا کرنا، Feed the Hungry، اس کے علاوہ عطیہ پروگرام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور اس وقت تک 39000 آپریشن کئے جاچکے ہیں۔

نمائش

نمائش کے انچارج مکرم کرنل فضل احمد تھے۔ ماشاء اللہ آپ نہایت مستعدی سے سالہا سال سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور اس سال انہوں نے بتایا کہ نمائش کا مرکزی خیال بھی **<u>"خلافت"</u>** تھا۔ آپ نے قرآنی آیات، سیرتِ نبویؐ، تاریخ اسلام اور خلفاء کے بارہ میں معلوماتی بینرز بنائے ہوئے تھے۔ نیز خلفائے احمدیت کی تصاویر اور ان کے دیگر ممالک میں دورہ جات اور سربراہان کے ساتھ تصاویر بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ آویزاں کی گئی تھیں جو بہت ہی جاذب نظر تھیں۔

نمائش میں ایک اور بہت اعلیٰ بات یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے بارے میں بھی نیز تخلیق کائنات، قرآن مجید اور تعمیر بیت اللہ کے مقاصد بھی آویزاں تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور ہدایات

امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم مرزا مغفور احمد نے بروز جمعرات شام 16 جون 2022ء جلسہ گاہ (مردانہ و زنانہ) میں تشریف لا کر تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور افسران اور ناظمین سے ان کے شعبہ کے بارے میں مختلف سوالات کئے اور موقع پر ہدایات دیں۔ معائنہ کے بعد آپ جلسہ گاہ مردانہ میں سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم ملک بشیر، افسر صاحب جلسہ گاہ مکرم

مرزا نصیر احسان اور افسر خدمت خلق ڈاکٹر مدیل عبد اللہ تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عمر نیر مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد امیر صاحب نے جملہ کارکنان سے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ مبارک موقع دیا ہے کہ ایک لمبے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر شخص اسی طرح محسوس کر رہا ہے جس طرح میں کر رہا ہوں کہ ہر ایک کے ساتھ مل کر خوشی ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

آپ نے مزید فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹی دینا ہماری گھٹی میں ہے۔ جو لوگ ڈیوٹیاں دیتے تھے وہ تو جلسہ سالانہ کو بہت یاد کرتے رہے ہیں۔ اہم کام اس موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت ہے۔ ہم میں سے کسی کو اس کام پر انعام لینے کی خواہش نہیں ہوتی۔ یہ سب کچھ رضاکارانہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔

ہمیں اب خدمت کا موقع ملا ہے۔ عاجزی و انکساری اپناتے ہوئے خدمت کریں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد سب حاضرین نے مل کر کھانا کھایا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن اور پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ 17 جون بروز جمعۃ المبارک کو شروع ہوا۔ 12 بجے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ نشر کیا گیا تا کہ جو لوگ سفر میں تھے وہ بھی خطبہ جمعہ سن لیں۔ اور نماز جمعہ و عصر ادا کی گئیں۔ نماز جمعہ مشنری انچارج مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نے پڑھائی۔

ٹھیک چار بجے مکرم امیر صاحب مع افسران جلسہ اور دیگر خدام جلسہ گاہ کی عمارت سے باہر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم مشنری انچارج نے امریکہ کا جھنڈا اور مکرم عمر شہید نے پنسلوینیا سٹیٹ کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

مکرم حافظ مبارک احمد نے تلاوت کی جس کا اردو ترجمہ مکرم خیر البریہ نے پیش کیا۔ مکرم عدنان نصیر نے نظم پڑھی اور مکرم کلیم ولی نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ (مکمل پیغام صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیے)۔

جب امیر صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنا رہے تھے جلسہ گاہ کی تمام سکرینوں پر حضورِ انور ایدہ اللہ کی نہایت پُرکشش اور جاذب نظر تصویر اور پیغام کا متن بھی ساتھ ساتھ دکھایا جا رہا تھا۔

پیغام پڑھنے کے بعد امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور دعا کرائی۔

اس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مربی سلسلہ مکرم محمود کوثر نے ''اِنِّیْ قَرِیْبٌ'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے تقریر میں مختلف مثالوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اور خلفاء کی تائید و نصرت اور قبولیت دعا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نزدیک ہونا ثابت کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم صاحبزادہ عثمان لطیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''مصائب و مشکلات میں کامل ایمان کا نمونہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بھی ایمان افروز واقعات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جس سے ایمانوں میں ایک جلا اور تازگی پیدا ہوئی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم امجد محمود خان کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''خلافت کی عدم موجودگی میں امت کا حال! وحدت و امن کا فقدان''۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد رونما ہونے والے دردناک حالات و واقعات کا تذکرہ کیا اور پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے ذریعہ تمام فتنوں کا قلع قمع ہوا اور فتوحات پر فتوحات ہوئیں۔ اسی طرح آخری زمانے میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت سے نوازا۔ اور اس کے مقابل پر وہ لوگ جن کا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ان کا حال آپ سب کے سامنے ہے۔

اس تقریر پر آج کا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد سب احباب نے کھانا کھایا اور پھر مربی سلسلہ مکرم ظفر احمد سرور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

18 جون بروز ہفتہ جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ نائب امیر صاحب امریکہ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان کی زیرِ صدارت اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نعیم اللہ نے کی اور ترجمہ مکرم ابراہیم عمانوایل نے پیش کیا۔ مکرم بلال خالد نے نظم پڑھی جس کا انگریزی ترجمہ عمران احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر مدیل عبد اللہ نے بعنوان ''علم اور اطمینان قلب کے حصول کا طریق'' ایک معلوماتی تقریر میں مختلف مثالوں سے مضمون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

دوسری تقریر مکرم مربی سلسلہ ڈیلس ٹیکساس سید عادل احمد کی تھی۔ آپ نے

نہایت پُر اثرانداز میں ”آزادانہ معاشرے میں اطاعت کی اہمیت“ کے موضوع کو واضح کیا کہ اصل میں اطاعت ہی ہے جس سے معاشرہ میں امن، آشتی اور کامیابی پیدا ہوتی ہے اور اطاعت کے فقدان کا نتیجہ ہمیشہ ناکامی و نامرادی ہوتا ہے۔

تیسری تقریر مربی سلسلہ ہیوسٹن مکرم رضوان خان کی تھی۔ عنوان تھا ”منافقت و بے وفائی کے شجرِ بد سے اپنے آپ کو بچاؤ“ انہوں نے بتایا کہ منافقت سے معاشرہ میں بدامنی اور بددلی پھیلتی ہے جس سے بچنا چاہیئے۔ انہوں نے مثالوں سے واضح کیا کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں کس طرح بعض لوگوں نے منافقت کی اور پھر اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ لیکن خلافت کی برکت سے یہ سب ناکام و نامراد ہوئے۔

اس تقریر کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

بروز ہفتہ، دوسرا اِجلاس

یہ اجلاس شام 4½ بجے نائب امیر امریکہ مکرم فلاح الدین شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہؤا۔ تلاوت مکرم عبدالرؤف صاحب نے کی۔ ترجمہ مکرم بشیر اسد صاحب نے پیش کیا۔ نظم خوش الحانی کے ساتھ مکرم عقیل اکبر صاحب نے پڑھی اور ترجمہ مکرم عبداللطیف صاحب بلانٹا نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے مہمانانِ کرام کا تعارف کرایا۔ جنہوں نے تقاریر کیں۔ اور جماعت کی خدمات کو اور نظم وضبط اور روحانی لیڈرشپ (خلافت) کو سراہا۔ مندرجہ ذیل مہمانان نے اس موقع پر تقاریر کیں۔

(1) Honorable Wanda Williams, Mayor of Harrisburg
(2) Stephanie Sun, Executive Chairman of Pennsylvania Governor's Commission on Asian-Pacific Affairs
(3) Razi Hashmi, South Asia Policy Advisor for the Office of International Religious Freedom at the U.S. State Department in Washington D.C.
(4) Nadine Maenza, Outgoing Chair, United States Commission on International Religious Freedom
(5) Honorable Sam Brownback, former United States Ambassador-at-Large for International (2018-2021)Religious Freedom
(6) Mr. Saikou Ceesay, Information and Cultural Affairs Officer, Embassy of the Republic of the Gambia in Washington D.C.
(7) His Excellency Ambassador Sidique Abou- Bakarr Wai, Ambassador of Sierra Leone to the U.S.

اسی اجلاس میں اس سال انسانی بنیادی حقوق پر کام کرنے والے سابق سینیٹر جو کہ کینساس سے تعلق رکھتے ہیں Mr Sam Brownback کو جماعت کی طرف سے ایوارڈ دیا گیا جو کہ مذہبی آزادی کے لئے عالمی سطح پر کام کرنے کی سفارت کاری بھی کرتے ہیں۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مربی سلسلہ فلاڈلفیا مکرم عبداللہ ڈبّانے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) امن عالم کے راہنما“۔

انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زندگی کے ان اہم واقعات کو پیش کیا۔ جس سے آپ کی دنیا میں امن کی کوششوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اور جن اصولوں کو اختیار کرکے دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل 20 سال سے ان تھک کوششوں میں مصروف ہیں اور دنیا کے لیڈرز اور راہنماؤں کو اس امر کی تلقین کر رہے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور امن قائم کرنے میں دنیا کی مدد کریں نہ کہ اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے دنیا کے امن کو برباد کریں۔ جس سے تیسری عالمی جنگ کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

شام کو مبلغین کرام کا مہمانان کرام اور نو احمدیوں کے ساتھ ایک سوال و جواب کا سیشن بھی ہؤا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں جو خاکسار نے پڑھائیں۔

جلسہ کا تیسرا اور آخری دن

اتوار مورخہ 19 جون جلسہ کا آخری دن تھا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم سلمان طارق مربی سلسلہ نے بڑی خوش الحانی سے کی جس کا ترجمہ مکرم فارس حیّ صاحب نے پیش کیا۔ مکرم بلال راجا نے نظم اور ترجمہ مکرم عمر شہید آف پٹس برگ نے پیش کیا۔

اس اجلاس میں تقاریر سے قبل محترم امیر صاحب نے اعلیٰ تعلیمی انعامات بھی تقسیم کئے جو شعبہ تعلیم کی طرف سے دیئے گئے۔

امسال مکرم محمود قمر اسلم کو گولڈ میڈل دیا گیا جنھوں نے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا سے مکینیکل انجینئرنگ میں ماسٹر کی ڈگری لی تھی۔

مکرم نعمان رضا نے بھی بزنس ایڈمنسٹریشن میں ایوارڈ حاصل کیا۔

مکرم حسنین چودھری نے وڈسن ہائی سکول سے انٹر نیشنل سائنس فیئر فیکس کاؤنٹی سے اس سال امتیازی نمبروں کے ساتھ گریجوایٹ کیا ہے۔

اسی طرح Papa Sanaah نے ٹوکا ہائی سکول سے امتیازی نمبروں کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ان کی طرف سے ان کی مجلس کے قائد ابراہیم موفوسا صاحب نے ایوارڈ وصول کیا۔

مکرم منصور احمد نذیر کو لبرل آرٹس میں ماسٹر کرنے پر انعام دیا گیا۔

اس کے علاوہ طاہر اکیڈمی میں اچھی کارکردگی دکھانے والوں کو بھی سند امتیاز سے نوازا گیا۔ اس وقت سارے ملک میں 54 جماعتوں میں طاہر اکیڈمی کلاسز جاری ہیں جن میں لوکل اساتذہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی اپنی سہولت کے مطابق ہر اتوار کو کلاسز لگاتے ہیں اور بچوں کو مذہبی، اخلاقی اور روحانی تعلیم دیتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات سب کو مبارک فرمائے، آمین۔

اس کے علاوہ محترم امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے اوّل آنے والی مجالس کو ان کی تنظیموں کی طرف سے علم انعامی عطا فرمائے۔ الحمد للہ۔

مجلس انصار اللہ نے امسال مجلس ڈیٹرائٹ کو علم انعامی دیا۔ (یہاں کے زعیم انصار اللہ مکرم قریشی محمود احمد ہیں)۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ میں علم انعامی مجلس فورٹ ورتھ (Fort Worth) ٹیکساس کو دیا گیا۔ اور اطفال الاحمدیہ کا علم انعامی لاس اینجلس کو دیا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مربی سلسلہ مکرم ظفر اللہ ہنجرا نے بعنوان ''قدرت ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں'' اردو میں تقریر کی۔ آپ نے رسالہ الوصیت سے خلافت کی اہمیت وبرکات اور نظام وصیت کے متعلق احباب کو تلقین کی۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی کی ''تاریخ احمدیت، خدا اور اس کے رسولوں کی فتح یابی'' کے عنوان پر تھی۔ آپ نے مثالوں سے واضح کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ انبیاء کو ہر میدان میں فتح عطا فرماتا ہے۔

سب سے آخر میں مشنری انچارج، امریکہ مکرم مولانا اظہر حنیف نے ''خلافت احمدیہ، ہمارا مستقبل اور ہماری زندگی'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت کو احسن رنگ میں اجاگر کیا۔ آپ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی مثال بھی پیش کی جنہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے شدید محبت تھی اور آپؓ نے وہی محبت امریکہ آنے پر احباب جماعت کے اندر خلافت کے ساتھ پیدا کی۔ انہوں نے امریکن احمدیوں کی مثالیں پیش کیں کہ جن کے دل میں خدا تعالیٰ نے خلافت اور خلفاء کی محبت پیدا کی۔

اس تقریر کے بعد امیر صاحب جماعت امریکہ نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے آیات کریمہ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا کی تلاوت کی اور فرمایا کہ جلسہ سالانہ تین سال کے وقفہ کے بعد ہوا ہے۔ کووِڈ کی وجہ سے ساری دنیا متأثر ہوئی ہے اور ہمارا ملک بھی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا تا اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کی توجہ ہو اور لوگ خدا تعالیٰ کو نہ بھول جائیں۔

سب سے اہم سوال تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیئے کہ ہم نے کیا سبق سیکھا ہے؟ ادھر تیسری جنگ عظیم کے بادل لہرا رہے ہیں اس لئے ہمیں اپنے اخلاق و عادات میں تبدیلی کرنی اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ ہمیں پہلے سے بڑھ کر پانچ وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی کرنی چاہیئے۔ ہمیں اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر قربت کے تعلق بڑھانے چاہئیں۔ ہمیں اور ہمارے بچوں کو جماعت اور خلافت کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر زندہ اور پختہ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔

مکرم امیر صاحب نے رسالہ الوصیت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات بھی سنائے جن میں قدرت ثانیہ کے بارے میں تھا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے اندر نظام خلافت قائم فرمائے گا۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ سمارٹ فون ہیں، ان میں سب کچھ موجود ہے۔ اپنے علم کو بڑھانا چاہیئے اور جب بھی کوئی سوال اٹھے۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں موجود ہے۔ دنیا کو دیکھ لیں کہ بہت سے لوگوں نے نوبل پرائز بھی لئے ہیں لیکن ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی ہستی کا بھی انکار کیا ہے اس لئے صرف علم فائدہ نہیں دیتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو یہ تو خدا سے دور لے جانے والی ہیں۔

یہ پیغام تھا حضرت مسیح موعودؑ کا جو آپ نے رسالہ الوصیت میں دیا کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ آپ نے اردو جاننے والوں کو بھی اردو میں نصیحت فرمائی کہ آپ اس ملک میں صرف اس لئے آئے ہیں کہ پاکستان میں آپ کو احمدیت کی وجہ سے مسائل و مصائب کا سامنا تھا۔ اب آپ یہاں آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزادی عطا کی ہے۔ اس لئے آپ کو اس ملک میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد رکھنا چاہیئے۔ پانچوں نمازیں بروقت ادا کرنی چاہئیں۔ نمازوں کے ساتھ ساتھ مالی قربانی میں بھی اور چندوں میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔ اور پھر اپنی اولادوں کی تربیت کا بھی خیال رکھیں تاکہ وہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مزید مضبوط کریں۔ ڈالروں کے کمانے کی وجہ سے اپنی اولادوں کو ضائع نہ کریں۔

اس کے بعد آپ نے دعاؤں کی تحریک کی۔ آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں بتایا کہ امسال کُل حاضری 5817 رہی جس میں 2837 خواتین اور بچیاں۔ 2980 مرد حضرات۔ نیز 16 ممالک سے 147 مہمان شامل ہوئے۔

MTA آن لائن سٹریمنگ کے ذریعہ بیس ہزار 20000 احباب نے جلسہ دیکھا اور سنا۔ الحمدللہ۔ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

نماز تہجد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے جلسہ گاہ میں اور تمام ہوٹلوں میں روزانہ نماز تہجد اور نماز فجر اور درس کا اہتمام کیا گیا تھا۔

بروز ہفتہ مکرم حافظ احسان احمد آف بالٹی مور نے نماز تہجد پڑھائی۔

بروز اتوار مکرم حافظ ظہور احمد نے نماز تہجد پڑھائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

نائب ناظمہ اعلیٰ مکرمہ امۃ الحئی احمد نے اپنی رپورٹ میں جلسہ سالانہ مستورات کے بارے میں بتایا:

جلسہ کی تیاری

جلسہ کی تیاری کچھ ماہ پہلے شروع ہو گئی۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت ساری ٹیمیں مختلف شعبوں میں کام کرتی ہیں۔ اس ضمن میں ملکی صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ مکرمہ دیا طاہرہ بکر آف زائن نے مکرمہ امۃ الحئی کو نائب ناظمہ اعلیٰ مقرر کیا۔ جلسہ کے وسیع تر کام کو بااحسن طریقے سے کرنے کے لئے مختلف شعبہ جات کے لئے ناظمات کا تقرر کیا گیا، جنھوں نے اپنی ٹیمیں بنا کر اپنے مقرر کردہ شعبوں میں کام سرانجام دیا۔

COVID-19

جلسہ تین سال بعد ہو رہا تھا۔ اس میں کووڈ 19 کی وجہ سے کچھ مشکلات نظر آرہی تھیں جن پر بروقت اور ضروری اقدامات اور جملہ کارکنات کے تعاون سے بخوبی قابو پالیا گیا۔ جلسہ ٹیم نے جلسہ بلیٹن تیار کر کے تمام لجنات کو بھجوایا جس میں دوسری ہدایات کے ساتھ ساتھ کووڈ 19 کے بارے میں بھی ہدایات درج تھیں۔ مزید بر آں ہر اجلاس کے بعد جلسہ گاہ کی صفائی کا بھی انتظام تھا۔

لجنہ جلسہ گاہ

خواتین کی طرف ہال کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ ان خواتین کے لئے مخصوص تھا جن کے بچے چھ سال سے چھوٹے تھے۔ ان کی سہولت کے لئے سٹرولر پارکنگ (Stroller Parking) کا ایریا بنایا گیا تھا اور بچوں کے لئے دودھ وغیرہ فراہم کیا گیا تھا اور اس کو گرم کرنے کا انتظام بھی تھا۔ اس کے علاوہ 4 تا 8 سال کے بچوں کے لئے مخصوص اوقات میں ایکٹیویٹی سنٹر (Activity Center) بھی بنایا گیا تھا۔ اس حصہ میں بزرگ خواتین کے لئے بھی ایک ایریا مخصوص تھا جہاں ان کے بیٹھنے کے لئے آرام دہ سامان میسر تھے۔ اس کے علاوہ خصوصی بچوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ تھی جہاں ان کے لئے ضروری سہولیات موجود تھیں۔ دوسرا حصہ باقی خواتین کے لئے مخصوص تھا۔ جلسہ گاہ کو بینرز اور پوسٹرز وغیرہ سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ دونوں جلسہ گاہوں میں سٹیج بنایا گیا تھا اور ان کی بہت خوبصورت تزئین و آرائش کی گئی تھی۔ ان میں بڑے بڑے ٹی وی لگائے گئے تھے تا کہ مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام آسانی سے دیکھا جاسکے۔ سپینش اور اردو میں بھی پروگرام سننے کا اہتمام موجود تھا۔ کارکنات کے لئے بھی ایک مخصوص ایریا تھا جہاں پر وہ اپنی لمبی شفٹ کے دوران چھوٹا سا وقفہ لے کر تازہ دم ہو سکتی تھیں۔ وہاں پر ان کے لئے چائے کافی اور ہلکے پھلکے لوازمات وغیرہ کا اہتمام تھا اور ساتھ ساتھ جلسہ کی کارروائی بھی سنی جاسکتی تھی۔ چونکہ جلسہ گاہ بہت بڑی تھی اس لئے گولف کارٹس (Golf Carts) استعمال میں لائی گئیں۔ ان کے ذریعے سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا، بیمار اور عمر رسیدہ خواتین کو گیٹ سے جلسہ گاہ لے جانا آسانی سے ہو گیا۔

جو لجنہ ممبرات پہلے سے جلسہ کے لیے رجسٹریشن نہیں کروا سکی تھیں، ان کے لئے دونوں جلسہ گاہوں کے اندر رجسٹریشن بوتھ موجود تھے۔ اس کے علاوہ لجنہ کا اپنا سیکیورٹی کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے داخلہ پر میٹل ڈیٹیکٹرز (Metal Detectors) لگے ہوئے تھے اور ہر بیگ کو کھول کر چیک کیا جاتا تھا۔ سیکیورٹی ٹیم' بزرگ اور معذور عورتوں کو دروازے سے جلسہ گاہ تک پہنچانے کا کام بھی سرانجام دے رہی تھی۔

ضیافت

ضیافت کیلئے مخصوص جگہ کو بھی بہت احسن طریقے سے ترتیب دیا گیا تھا اور اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ YELLOW ایریا تمام مہمانوں کیلئے تھا۔ بزرگ خواتین اور بچوں کے ساتھ والی خواتین کیلئے PINK ایریا تھا۔ GREEN ایریا' بزرگ، ویل چیئرز (Wheel Chairs) اور خاص ضرورت رکھنے والے نیز غیر ملکی مہمانوں کیلئے تھا۔ اسی طرح کارکنات کیلئے علیحدہ ایریا تھا۔ کھانے کے ساتھ چائے کا بھی اہتمام تھا۔ پرہیزی کھانا بھی موجود تھا۔ ضیافت ٹیم نے بڑی خندہ پیشانی سے تمام مہمانوں کا خیال رکھا۔

بوتھ (Booth)

امسال ایسے بوتھ نہیں لگائے گئے تھے جہاں جمگھٹا ہونے کا امکان تھا۔ غیر از جماعت مہمانوں کی سہولت کیلئے مہمان نوازی کا بوتھ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح یو ایس اے اور غیر ممالک سے آئے ہوئے احمدی مہمانوں کیلئے استقبالیہ میز لگایا گیا تھا جہاں واقفاتِ نو ڈیوٹی دے رہی تھیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات نے اپنے اپنے بوتھ بھی بنائے تھے۔ ان میں لجنہ بک سٹال، سالانہ نمائش، ہومیو پیتھی، وقفِ نو، ٹرانسپورٹیشن، امور خارجیہ، وصیت، ریویو آف ریلیجنز اور تجنید شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رشتہ ناتا کا بوتھ تھا اور ابتدائی طبی امداد کا بوتھ بھی بنایا گیا تھا۔ حاضری نگرانی کا بوتھ بھی موجود تھا جو مختلف ناظمات اور کارکنات کی مدد میں پیہم مشغول تھا۔

غیر متوقع مسائل

بروز جمعرات رات کو موسلا دھار بارش ہوئی اور جلسہ گاہ میں پانی کے فوارے پھوٹ پڑے اور جگہ جگہ پانی بھر گیا۔ اس سے سمعی اور بصری نظام بُری طرح متاثر ہوُا۔ چنانچہ خواتین نے خدام کے ساتھ مل کر رات گئے وقار عمل کیا اور جلسہ گاہ کو پوری طرح خشک کیا۔ سمعی اور بصری نظام کو نئے سرے سے قائم کیا گیا۔ جلسہ کے روز طوفان کے کسی قسم کے کوئی اثرات موجود نہیں تھے۔ اس ضمن میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس موقع پر تمام کارکنات نے اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا اور جانفشانی سے حالات پر قابو پایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

لجنہ پروگرام

ہفتہ کے روز لجنہ اپنا پروگرام منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز نیشنل صدر لجنہ امریکہ محترمہ دیا طاہرہ بکر کے زیرِ صدارت پروگرام ہوُا۔ صبح کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے ہوُا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور اس کا انگلش میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ مکرمہ ثوبیہ لئیق نے سورۃ الفاتحہ کے معانی پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرمہ صالحہ ملک نے ”خواتین: گھروں میں امن کو فروغ دینے والی“ کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر ایک نظم مع انگلش ترجمہ پیش کی گئی۔ ”کفر اور منافقت کے بُرے درخت سے بچنا“ مکرمہ قرأت عبید اللہ کی تقریر کا عنوان تھا۔ مکرمہ لئیقہ مرزا نے ”میں نے اسلام کیوں قبول کیا“ اس کی ایک کہانی بیان کی۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی اور اس کا انگلش ترجمہ بھی بیان کیا گیا۔ اس کے بعد مختلف اعلانات کیے گئے اور اجلاس کی کارروائی ظہرانے اور نمازوں کے لئے روک دی گئی۔ بعد نماز ظہر وعصر، جلسہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کی گئی اور پھر اس کا ترجمہ اردو اور انگلش میں پیش کیا گیا۔ مکرمہ رشیدہ کمال نے اپنی تقریر کے لئے ”بچوں میں خلفائے احمدیت کی محبت پیدا کرنا“ کے موضوع کا انتخاب کیا۔ پھر تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اعزازات و انعامات دیے گئے۔ اس کے علاوہ ترجمۃ القرآن کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ کو بھی سراہا گیا۔ اس کے بعد نو مبائعات کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ آخر میں صدر صاحبہ نے ”خلافت کی اہمیت و برکات“ پر تقریر کی۔ پھر ایک گروپ نے نظم پڑھی۔ اس کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوُا۔

ہفتہ کے روز نومبائعات کو ظہرانہ دیا گیا۔ نیشنل شعبہ رشتہ ناتا نے امیر صاحب کی زیرِ صدارت ایک سمپوزیم منعقد کیا جس میں لجنات کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اس سمپوزیم میں رشتہ ناتا سے متعلق مختلف سوالات کا جواب دیا گیا۔

بروز اتوار امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوُا۔ لجنہ کارکنات نے بے حد تیزی کے ساتھ چند گھنٹوں میں تمام اشیاء اٹھا کر سنبھال دیں۔ تمام کارکنات نے اس سال بھی انتہائی خندہ پیشانی سے اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دی اور بے لوث خدمت کر کے اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ تین سال کا وقفہ اور کووڈ 19 بھی جذبہ اور جوش کو کم نہ کر سکا اور جلسہ بااحسن طریقے سے منعقد ہو کر اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

نسیان کے لئے

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا، حضور، مجھے نسیان کی بیماری کا غلبہ ہوگیا ہے۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا:

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

پڑھا کرو۔ اس پر خاکسار نے عمل کیا اور مجھے بہت فائدہ ہوُا۔

(اصحابِ احمد جلد دہم صفحہ 250)

تاثرات جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

شہلا احمد، ورجینیا

امسال تین سال کے طویل وقفے کے بعد جلسہ سالانہ امریکہ منعقد ہوا۔ اس کا اعلان پڑھ کر عجیب خوشی کی کیفیت تھی۔ ایک طرف تو اس بات کی بے انتہاء خوشی تھی کہ ایک بار پھر یہ بابرکت دن آرہے ہیں مگر ساتھ ہی یہ ڈر بھی تھا کہ معلوم نہیں ہم وہ خوش قسمت ہوں گے یا نہیں جن کے حصے میں جلسے کا دعوت نامہ آئے گا۔ مگر بعد ازاں شاملین کی تعداد کی حد ختم ہونے کے بعد یہ پریشانی دور ہوگئی۔

الحمدللہ جمعہ کی نماز سے قبل ہی ہم جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ جلسہ کے انتظامات اور رضاکاروں کا جوش و جذبہ دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ہم دو سال سے زیادہ عرصے سے غیر معمولی حالات سے گزر رہے ہیں۔

جلسہ کے تمام پروگرام بہت مؤثر اور روح پرور تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ امریکہ کے لئے پیغام میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیعت کا مطلب اور بطور احمدی ہماری ذمہ داریاں بیان فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ سے پر خلوص تعلق مضبوط کرتے چلے جانے اور اس نعمت کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بہت سے لوگ ہیں جو عرفان الٰہی حاصل کرنا چاہتے ہیں رات کو اٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ عرفان الٰہی حاصل نہیں ہوتا ہے اور ان کے دل میں بعض دفعہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی خدا ہے اور اگر ہے تو پھر ہماری کوششوں کے باوجود کیوں خدا کا عرفان نہیں ملتا۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو شاید پانا ممکن ہی نہیں ہے۔ جلسہ کی روح پرور تقاریر نے اس یقین کا اِعادہ کیا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں وساوس غلط ہیں۔

اصل میں پہلے یہ نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عرفان الٰہی سے کیا مراد ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا کی صفات کے نام پتا ہوں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ہمیں کسی کی خوبیوں اور وضع قطع کا پتا ہو تو ان خوبیوں والے وجود کو جب سامنے آئے وہ اس کو پہچان لے گا۔ اسی طرح اگر خدا کی صفات کا ادراک ہوگا تو ہم خدا کو جانیں گے اور اس کی صفات کو اپنائیں گے اور اس طرح اس عظیم ہستی سے تعلق پیدا کرسکتے ہیں۔ یہ خدا کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے ہمیں ایک زندہ خدا پہ یقین ملا۔ لیکن اس کو پانے کے لئے ہمیں اپنے دلوں کو دنیاوی بتوں سے پاک کرنا پڑے گا۔

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب بہت پر اثر اور بحیثیت ممبران جماعت ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے والا تھا۔ خدا تعالیٰ تو یقیناً جماعت کے ساتھ ہے۔ مگر ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم خدا کے ساتھ ہیں؟ ہم اپنی اولادوں کی اچھی تربیت کرکے اور آیندہ نسلوں کو جماعت سے جوڑ کر ہی ہمیشہ کی زندگی پاسکتے ہیں۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے وقف کریں۔ خدا کرے کہ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن پہ جب خدا تعالیٰ انعام کرتا ہے تو وہ شکر گزار بننے کے بجائے خدا تعالیٰ سے ہی اعراض کرنے لگ جاتے ہیں۔

بین الاقوامی جماعتی خبریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدام الاحمدیہ ساؤتھ آسٹریلیا کی (آن لائن) ملاقات

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 05/جون 2022ء کو خدام الاحمدیہ ساؤتھ آسٹریلیا سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ خدام الاحمدیہ نے مسجد محمود ایڈیلیڈ، آسٹریلیا سے آن لائن شرکت کی۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ خدام کا رجحان ورزشی اور دیگر تفریحی سرگرمیوں کی نسبت تربیتی اور علمی سرگرمیوں کی طرف بہت کم ہے۔ حضور انور سے راہنمائی کی درخواست ہے کہ اس رجحان کو کیسے بدلا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آجکل دنیاوی چیزوں میں پڑ جانے کے باعث آپ مذہب سے دور جا رہے ہیں۔ آپ اپنے دینی فرائض بھول رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کو بھول رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ رجحانات کا رخ اور ان کی ترجیح بدل گئی ہے۔ خدام کو ان کی زندگی کے مقصد کا احساس دلائیں۔ یہی وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ اگر ہمیں اپنی زندگی کے مقصد کا احساس ہو جائے تو ہماری توجہ دینی فرائض کی طرف زیادہ ہوگی۔ ہمیں بچپن سے ہی صحیح تربیت کا آغاز کرنا ہوگا۔ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں داخل ہونے سے پہلے ہی والدین کو چاہیے کہ ان کی تربیت کریں اور ان کو سکھائیں اور جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچیں تو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کو ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ وہ ان کو بتائیں کہ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔ وہ پنجوقتہ نمازیں ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں اتنے فضلوں سے نوازا ہے۔ جب وہ بڑے ہوں اور خدام الاحمدیہ کی عمر میں داخل ہوں تو ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا۔ تو بنیادی بات یہ ہے کہ ان کو یہ احساس دلائیں کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں اور ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے نہ کہ بس دنیاوی چیزوں کا حصول۔ تو یہ ایک مسلسل کوشش ہے۔ تربیت کرتے چلے جاؤ۔ تربیت ایک مسلسل کوشش اور عمل ہے۔ کوئی زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ ویسے بھی مذہب کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ انہیں خود اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ہم نے نوجوان اطفال اور خدام کا بچپن سے لے کر زندگی کے ہر مرحلے میں جن سے وہ گزرتے ہیں خیال رکھنا ہے۔ اور یہ کام کرتے چلے جانا ہے۔ کبھی بھی یہ نہ سوچنا کہ آپ اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھائیں گے۔ یہ تمام عہدیداران کی ذمہ داری بھی ہے۔ کبھی بھی ہار نہ ماننا۔

ایک خادم نے حضور انور کی خدمت میں سوال پوچھا کہ ایک والد کو اپنی بیٹیوں کی تربیت کے حوالے سے کیا کردار ادا کرنا چاہیئے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ایک والد کو اپنی بیٹیوں کی تربیت کے حوالے سے وہی کردار ادا کرنا چاہیئے جو وہ اپنے بیٹوں کی تربیت کے حوالے سے کرتا ہے۔ آپ کو یہ سوال کرنا چاہیئے کہ ایک والد کو اپنے بچوں کی تربیت میں کیا کردار ادا کرنا چاہیئے؟ تو جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اگر والدین اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور اپنے بچوں کی تربیت ان کے بچپن سے ہی شروع کر دیں اور انہیں سمجھائیں کہ وہ کون ہیں، مسلمان کون ہیں، کلمہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہم پر کیا افضال ہیں، کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار چیزوں سے نوازا ہے

جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا چاہیئے، پھر اپنا نمونہ بھی قائم کریں۔ اگر آپ پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے ہیں تو بچے دیکھیں گے کہ ہمارے والدین اپنی پنج وقتہ نمازیں ادا کر رہے ہیں اور وہ دیکھیں گے کہ والدین اپنی مذہبی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ اگر آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہوں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ آپ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں پھر جب وہ مختلف باتیں سیکھنی شروع کریں تو انہیں آسان دعائیں سکھائیں۔ آسان سورتیں یاد کروائیں اور انہیں سمجھائیں کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے۔ اس طرح آپ ان کے دل ودماغ میں مذہبی رجحان پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اپنا نمونہ بھی قائم کریں۔ جب بچے دیکھیں گے کہ میرے والدین نماز ادا کر رہے ہیں، روزانہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، آپس میں اچھے تعلقات ہیں، ایک دوسرے سے عزت سے پیش آتے ہیں۔ نیک اور بااخلاق انداز میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ والد کو کبھی والدہ کے ساتھ اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا یا مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تو یہ باتیں ہیں جو بچے دیکھتے ہیں اور وہ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ اس کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں۔ بچے بڑے تیز ہوتے ہیں وہ آپ کے ہر عمل کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تو اصل تربیت آپ کے اپنے اعمال و افعال ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ان کو کہو تم یہ یہ کرو جبکہ تم خود وہ کام نہ کرتے ہو۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ ہمیں حضور انور میں سادگی سے زندگی بسر کرنے کی ایک اعلیٰ مثال نظر آتی ہے لیکن آج کل خدام اور اطفال کا رجحان اس کے برعکس مہنگی چیزیں خریدنے کی طرف ہے مثلاً برینڈڈ کپڑے گھڑیاں جوتے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہم انہیں حضور انور کی طرح سادہ زندگی گزارنے کی طرف کس طرح مائل کر سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جو لوگ برینڈڈ کپڑے خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ لے سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ساتھ ہی انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ دوسرے لوگوں کے بھی ان پر کچھ حقوق ہیں جن کو انہیں پورا کرنا چاہیئے اور انہیں انسانیت کی مدد کرنی چاہیئے۔ برینڈڈ کپڑوں وغیرہ پر بہت زیادہ پیسے خرچ کرنے کی بجائے وہ کچھ بچت کر کے صدقہ خیرات دے سکتے ہیں تاکہ غریبوں کی بھی مدد ہو جائے۔ پس انہیں یہ احساس دلائیں کہ ان کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کا اور غریب ممالک کے رہنے والوں کا خیال رکھیں۔ پس اگر انہیں سمجھ آ جائے تو بہت اچھی بات ہے لیکن جو لوگ امیر نہیں ہیں یا جن کی آمدنی کم ہے انہیں دوسروں کی نقل کرنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس برینڈڈ کپڑے نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں۔ برینڈڈ چیزوں کے علاوہ ان سے ملتی جلتی چیزیں بھی ہوتی ہیں جو کم قیمت میں مل جاتی ہیں صرف ان پر کوئی برینڈ نہیں ہوتا۔ پس انہیں احساس دلائیں کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ان میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ارد گرد رہنے والوں کے کیا حقوق ہیں۔ صرف اپنی ذات پر ہی نہ خرچیں بلکہ اس طرف بھی توجہ دینے کی کوشش کریں کہ اور لوگ کن حالات میں رہ رہے ہیں اور ہم ان کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ جب انہیں اس کا احساس ہو جائے گا تو وہ دوسروں کی مدد کے لیے زیادہ صدقہ خیرات کریں گے۔ ہم انہیں صرف یہ احساس ہی دلا سکتے ہیں ہم انہیں مجبور نہیں کر سکتے۔ بہر حال آپ سب نے تو سادہ کپڑے ہی پہنے ہوئے ہیں مجھے کوئی ایسا خادم نہیں نظر آ رہا جو غیر معمولی قسم کے کپڑے پہن کر آیا ہو۔ اگر ایک دو ایسے ہوں جو اپنے کپڑوں پر زیادہ پیسے خرچ کرنا چاہتے ہوں اور وہ استطاعت رکھتے ہوں تو انہیں کرنے دیں لیکن ساتھ ہی انہیں یہ احساس دلائیں کہ انہیں غرباء کے لیے بھی کچھ رقم دینی چاہیئے۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے صدر صاحب کو فرمایا کہ چلو گھنٹہ ہو گیا ہے... السلام علیکم... اللہ حافظ۔

ٹانگا ریجن تنزانیہ میں مسجد عائشہ اور دو مشن ہاؤسز کا افتتاح

29جون2022ء

للہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے تنزانیہ کے شمال مشرقی ریجن ''ٹانگا'' میں ایک نئی مسجد اور دو مشن ہاؤسز کی تعمیر عمل میں آئی۔

ٹانگا ریجن بحر ہند کے کنارے واقع ایک تاریخی ساحلی علاقہ ہے۔ ٹانگا ریجن کے صدر مقام شہر میں ایک خوبصورت تاریخی مسجد واقع ہے، جس کا نام ''مسجد احسان'' ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز تقریباً 1964ء میں ہوا۔ اس مسجد کی منفرد چیز اس کا مینار ہے، جسے منارۃ المسیح کی طرز پر تعمیر کیا گیا۔

مٹیٹی (MTITI) جماعت میں مسجد عائشہ اور مشن ہاؤس کا افتتاح

مٹیٹی (MTITI) گاؤں ٹانگا شہر سے 50 کلومیٹر کی مسافت پر موہیزا (MUHEZA) نامی ضلع میں واقع ہے۔ 08/ جون کی صبح مکرم طاہر محمود چودھری صاحب امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ مرکزی وفد کے ہمراہ اس گاؤں میں آئے۔ مکرم افضل بھٹی صاحب ریجنل مبلغ ٹانگا نے نو تعمیر مسجد اور مشن ہاؤس کے احاطہ کا تفصیلی وزٹ کروایا۔ امیر صاحب نے مسجد عائشہ اور مشن ہاؤس کا دعا سے افتتاح کیا۔ جس کے بعد باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ معلم سلسلہ مکرم سلیمان اے مگوڈے صاحب نے تلاوت کی اور معلم سلسلہ مکرم محی الدین مفاعوے صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں نائب امیر مکرم عبد الرحمان عامے صاحب نے حاضرین و غیر از جماعت مہمانان کو مرکزی وفد اور جماعت کا تعارف کروایا جس کے بعد مقامی صدر صاحب جماعت نے مہمانان کا تعارف کروایا۔ مہمانان میں مقامی یونین کونسل کے سربراہ اور علاقہ کے چیئرمین شامل تھے۔

مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے اپنے خطاب میں انسانی پیدائش کا مقصد، مسجد کی تعمیر کی اغراض اور مساجد کو آباد رکھنے کے حوالہ سے اظہار خیال اور نصائح کیں۔ آپ نے مہمانان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ تقریب کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ پھر تمام مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات بعد از منظوری مرکز، مکرم چودھری محمد اشرف بھلی صاحب ابن چودھری محمد علی بھلی صاحب از قلعہ کالر والا حال مقیم WIESBADEN جرمنی نے ادا کیے۔ مسجد کا نام عائشہ انہوں نے اپنی مرحومہ بیٹی کے نام پر رکھا ہے جو کہ مارچ 2020ء میں 34 برس کی عمر میں برین ہیمرج کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔ بیٹی کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر والدین نے مسجد بنوانے کا عزم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول کرے، اجر عظیم سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور درجات بلند کرے، آمین۔

اس مسجد میں ایک سو کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہے۔ مسجد کے احاطہ میں وضو اور بیت الخلاء کا بھی انتظام ہے۔ لائبریری اور ایم ٹی اے کے لیے بھی ایک ایک کمرہ بنوایا گیا ہے۔ محراب پر دو عدد مینارے بھی تعمیر کیے گئے ہیں۔ مسجد سے ملحقہ احاطہ میں نو تعمیر مشن ہاؤس واقع ہے۔

پونگ وے (PONGWE) جماعت میں مشن ہاؤس کا افتتاح

پونگ وے (PONGWE) جماعت ٹانگا شہر سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 09/ جون کی صبح مکرم امیر صاحب کی قیادت میں قافلہ "مسجد حبیب، پونگ وے" پہنچا۔ احباب جماعت نے قافلہ کا استقبال کیا۔ محترم امیر صاحب نے مسجد کے احاطہ سے ملحقہ نو تعمیر مشن ہاؤس کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ سواحیلی زبان میں نظم پڑھی گئی۔ جس کے بعد غیر از جماعت مہمانان نے دعوت پر اظہار تشکر کیا۔ مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے "مسجد کی اہمیت اور مسلمان کے فرائض" کے حوالہ سے اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں دعا سے تقریب کا اختتام ہوا۔

تقریب کے بعد مقامی اطفال نے امیر صاحب کے سامنے فرداً فرداً تعلیمی و تربیتی لحاظ سے کچھ نہ کچھ زبانی پڑھ کر سنایا۔ ایک طفل نے احادیث سنائیں، ایک نے خوش الحانی سے اذان پڑھ کر سنائی اور بعض اطفال نے نماز میں پڑھے جانے والے کلمات زبانی سنائے۔ محترم امیر صاحب نے تمام اطفال کی حوصلہ افزائی کی۔ بعد ازاں احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی تصاویر بھی بنوائی گئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مسجد امن کا گہوارہ بنی رہے اور خلافت حقہ اسلامیہ کی بابرکت قیادت میں اسلام احمدیت کا قافلہ ترقیات کی منازل طے کرتا رہے۔ آمین۔

(رپورٹ: عبد الناصر باجوہ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

جماعت احمدیہ امریکہ کی خبریں

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفین نو (خدام) امریکہ کی (آن لائن) ملاقات

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29/ مئی 2022ء کو واقفین نو (خدام) امریکہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

ایک واقف نو نے بتایا کہ امریکہ میں بڑے پیمانے پر فائرنگ کے واقعات تیزی سے عام ہوتے جا رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے ٹیکساس کے ایک ایلیمنٹری (Elementary) سکول میں ہونے والی فائرنگ کا ذکر کرتے ہوئے راہنمائی لی کہ مستقبل میں ایسے حادثات سے بچنے کے لیے امریکہ کیا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عقل سے کام لینے کی ضرورت ہے، بے وقوف نہیں بننا چاہیئے۔ یہ امریکہ کے عوام اور حکومت کا بھی اولین فرض ہے۔ جب آپس میں خلش، رنجشیں اور الجھنیں ہوں تو ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ اگر انسان اپنی ذمہ داریاں بھول جائے اور اپنے زندگی کے مقصد کو بھول جائے پھر ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ تو جب ایسے واقعات ہو رہے ہوں تو یہ ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے جو حقیقی مسلمان ہیں کہ ہم لوگوں کو بتائیں اور سمجھائیں کہ ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اگر انسان اپنے خالق کے حقوق ادا کر رہا ہو اگر اسے معلوم ہو کہ زندگی کا مقصد محض دنیاوی ہدف کا حصول ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور اس کے حضور جھکنا ہے (تو ایسے حادثات سے بچ سکتے ہیں)۔ اور ہمیشہ اپنی نظر آخرت کی زندگی پر رکھیں۔ پھر انسان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمیں ایک مذہبی شخص یا ویسے ہی ایک عام انسان ہونے کی حیثیت سے، جو دوسری سب سے اہم ذمہ داری دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ تو بجائے اس کے کہ لوگ اپنے حقوق کے حصول میں ہی لگے رہیں، انہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کریں۔ اگر ہر شخص اس بات کو سمجھ لے اور دوسرے کو اس کا حق دے تو یہ رنجشیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

جب تک آپ لوگوں کو ان کی زندگیوں کے حقیقی مقصد کا احساس نہیں دلائیں گے تب تک یہ واقعات ختم نہیں ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ان چیزوں کو روکنے کے لیے کچھ قوانین نافذ کرنے چاہئیں۔ بات یہ ہے کہ اگر کوئی پابندی نہیں ہوگی اور اگر ہر شخص اسلحے کی دکان پر جا کر جو بھی اسلحہ لینا چاہے وہ خرید سکتا ہے تو بالآخر اس کا یہی نتیجہ نکلے گا جو آج کل وہاں پر ہو رہا ہے۔ تو میری رائے میں حکومت کو بھی اقدام لینے کی ضرورت ہے اور انہیں کچھ پابندیاں عائد کرنی چاہئیں۔

اگر آرم لابیز (Arm Lobbies) لائسینسز (Licenses) دینے کی پابندی کے خلاف ہیں تو ان کو کم از کم عمر کی پابندی لگانی چاہیئے کہ یہ یہ عمر والوں کو اسلحہ خریدنے کی اجازت نہیں ہے، خصوصاً آٹومیٹک یا سیمی آٹومیٹک اسلحہ۔

اس کے ساتھ ساتھ جو پروگرام ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ یا میڈیا کے مختلف چینلز پر دکھائے جا رہے ہیں، وہ شدت پسندی، لڑائی جھگڑے اور اس قسم کی چیزیں دکھا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی چیزیں دکھا رہے ہیں جو نوجوان میں شوق اور تفریح کے جذبے کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اس کو بھی دیکھنا چاہیئے اور روکنا چاہیئے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پر پابندیاں عائد کریں، جو بھی ان کو مناسب لگے۔ قانون سازوں کو بھی اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی قانون بنانا چاہیئے۔ لیکن ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دنیا کے لوگوں کے لیے، اپنے ملک کے لوگوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور ان کو تبلیغ بھی کریں اور انہیں سمجھائیں کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ تو یہ ہے وہ کام جو ہم کر سکتے ہیں۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ وہ بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کس طرح نوجوانوں کو الوصیت کی بابرکت سکیم میں شامل ہونے کی ترغیب دلا سکتا ہے؟

... حضور انور نے فرمایا کہ واقفِ نو ہونے کی حیثیت سے آپ کا اولین فرض دوسروں کے لیے نمونہ بننا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی اصلاح کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ وہ ہیں جن کے والدین نے وعدہ کیا تھا اور پھر بعد میں آپ نے بھی وعدہ کیا تھا کہ دنیا کو بدل دیں گے اور پوری انسانیت کو اسلام اور احمدیت کے سائے تلے لے آئیں گے اور انہیں خدا اور اس کے بندوں کے فرائض کا احساس دلائیں گے۔ لہٰذا اگر آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو آپ کے الفاظ میں طاقت ہوگی اور بغیر کچھ کہے بھی آپ کا عمل دوسرے لوگوں کو آپ کی پیروی کرنے کی طرف مائل کرے گا۔

(ماخوذ از https://www.alfazl.com/2022/06/28/50378/)

اٹھائیسواں ریجنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ایسٹ ریجن امریکہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ ایسٹ ریجن امریکہ کو اپنا اٹھائیسواں ریجنل اجتماع مورخہ 28/ مئی 2022ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ Willingboro کی مسجد بیت النصر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مکرم مدیل عبداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی اور افتتاحی کلمات کہے۔ نائب مہتمم اطفال مکرم عالم زیب صاحب نے نیشنل شعبہ اطفال کی نمائندگی کی اور مکرم عمران احمد صاحب از نیشنل شعبہ صنعت و تجارت نے ورچوئل پریزنٹیشن پیش کی۔

اس اجتماع میں 161 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ جنہوں نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، اذان، حفظ قرآن، تقریر اور تقریر فی البدیہہ کے مقابلہ جات ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات میں باسکٹ بال، والی بال، کرکٹ، رسہ کشی، ٹینس، فٹ بال وغیرہ کے مقابلے ہوئے۔ اطفال الاحمدیہ کے Dunk Tank ، Bouncy House اور انڈور باسکٹ بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

اس کے علاوہ تمام شاملین اجتماع کے لیے باربی کیو کا بھی انتظام کیا گیا۔

(رپورٹ: محمد ظافر بشارت۔ قائد مجلس Willingboro نیوجرسی امریکہ بحوالہ https://www.alfazl.com/2022/06/27/50189/)

اسلام کے لیے فخر کا دن وہ ہو گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"آج کا مغرب زدہ مسلمان یورپ کی ڈیماکریسی دیکھ کر کہتا ہے کہ قرآن سے بھی کچھ کچھ ایسے اصول ثابت ہوتے ہیں اور یہ خوبی ہمارے اندر بھی پائی جاتی ہے۔ یہ اپالوجی (Apology) ہے جو آج کا مسلمان پیش کر رہا ہے اور یہ اسلام کے لیے فخر کا دن نہیں۔ اسلام کے لیے فخر کا دن وہ ہو گا جس یورپ اور امریکہ میں یہ کہا جائے گا کہ یہ اسلامی پردہ جو مسلمان پیش کرتے ہیں اس کی کچھ کچھ انجیل سے بھی تائید ہوتی ہے اور ہمارے مسیح نے بھی جو فلاں بات کہی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس قسم کا پردہ ہونا چاہئے اسلام کے لئے فخر کا دن وہ ہو گا جب یورپ اور امریکہ کا عیسائی اپنی تقریروں میں یہ کہے گا کہ کثرت ازدواج کا مسئلہ جو مسلمان پیش کرتے ہیں بے شک یہ بڑا اچھا مسئلہ ہے اور عیسائیوں نے کسی زمانہ میں اس کے خلاف بھی کہا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے پوری طرح غور نہیں کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ عیسائیوں کے وہ بزرگ جو پہلی صدی میں گزرے ہیں انہوں نے بھی دو دو تین تین شادیاں کی ہیں۔ پس کثرت ازدواج کی خوبی صرف اسلام میں ہی نہیں بلکہ عیسائیت میں بھی پائی جاتی ہے۔ جس دن یورپ اور امریکہ کے گرجوں میں کھڑا ہو کر ایک پادری اپنے مذہب کی اس رنگ میں خوبیاں بیان کرے گا وہ دن ہو گا جب ہم کہیں گے کہ آج اسلام دنیا پر غالب آگیا۔ اب ہمیں اپالوجی کی ضرورت نہیں۔ اب دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خوبیاں ان کے اندر بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ ہو گا اسلام کا غلبہ اور یہ ہو گا محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا دن۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا دن وہ ہو گا جب دو ارب چالیس کروڑ کی دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان نہیں ہو گا بلکہ دو ارب مسلمان ہو گا اور چالیس کروڑ غیر مذاہب کا پیرو ہو گا۔" (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 8-9)

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا

ثوبیہ لئیق، تقریر بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ۔ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (البقرۃ:130)

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اھدنا الصراط المستقیم

"یقین جانو کہ اس وقت تم دو عالیشان دروازوں کے سامنے کھڑے ہو۔ اور تمہارے اختیار میں ہے کہ چاہو تو دائیں دروازے میں داخل ہو جاؤ اور چاہو تو بائیں میں۔ اگر تم نے دائیں دروازے کو چنا تو تم ڈیوڑھی سے گزر کر جو کسی قدر باریک ہے اور جس میں سے گزرنا ہمت اور استقلال اور حوصلہ چاہتا ہے جلد ایک روشن باغ میں داخل ہو جاؤ گے۔ جس کی روشنی اور سبزہ اور پھول ... دل و دماغ کو فرحت بخشنے والے ہیں۔ خدا کرے کہ تم اسی دروازے کا انتخاب کرو۔

لیکن اگر خدانخواستہ تم نے بائیں دروازے کا انتخاب کیا تو بظاہر اس سے ملحق ڈیوڑھی زیادہ روشن اور پرشوکت ہے لیکن ڈیوڑھی سے آگے نکل کر اندھیرا ہے اور کہیں بھی امن اور سکون نہیں۔ خدا کرے تمہارا دل اس ڈیوڑھی میں داخل ہونے کی طرف مائل نہ ہو۔ چاہیئے کہ تم ابھی سے یہ انتخاب کرو اور پھر استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہو کیونکہ جس قدر التوا تمہارے انتخاب میں ہو گا۔ اسی قدر تمہاری زندگی میں مشکلات کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔"

یہ اقتباس جو میں نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز کے نام خط سے لیا ہے ہماری توجہ دو اہم سوالوں کی جانب مبذول کرواتا ہے۔ زندگی میں سیدھا راستہ کیا ہے اور اس سیدھے راستہ کے حصول کے ذرائع کیا ہیں۔

یہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس انتہائی اہم قرآنی دعا کے موضوع پر کچھ کہنے کا موقع دیا گیا ہے۔

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا

یہ سورۃ فاتحہ کی چھٹی آیت ہے۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

ہم یہ دعا ہر روز، ہر نماز کی ہر رکعت میں کرتے ہیں۔ آج ہم اس دعا کے وسیع مطلب اور اس سیدھے راستہ پر غور کریں گے جس پر چلنے کے لئے یہ دعا کی جاتی ہے۔ قدیم سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ نوع انسان کی سیدھے راستے کی طرف ہدایت کے لئے انبیاء کو نازل فرماتا ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ انبیاء کے ذریعہ آسمانی ہدایت سے محروم نہیں رہا۔ وہ آسمانی ہدایت جو بالآخر قرآن مجید کی صورت میں معراج پر پہنچی۔ یہاں میں دوبارہ اپنی تقریر کی ابتدائی آیت کی طرف آتی ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی گئی دعا ہے۔

"اور اے ہمارے رب تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔"(سورۃ البقرہ: 130)

حضرت ابراہیم کی یہ عاجزانہ دعا: جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔(سورۃ الجمعہ:3)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا اور اپنے آقا ﷺ کی اتباع میں قرآن کی عظیم تعلیم پر چلتے ہوئے صحابہ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کہلائے۔

قرآن کریم جو ہدایت کا کامل سرچشمہ ہے نہ صرف انسان کو اعلیٰ ترین روحانی مدارج کی طرف گامزن کرتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ اصل مقصد حیات کی طرف راہنمائی بھی کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:

"اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔"(سورۃ الذّٰریٰت:57)

انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی معرفت اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم کی یہ اہم دعا ہمیں

اس سیدھے راستہ پر لے کر جاتی ہے جو زندگی کے اصل مقصد کو پانے کا راستہ ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اسلامی اصولوں کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں:

" قانون قدرت بتلا رہا ہے کہ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک صراط مستقیم ہے اور اس کا حصول اسی پر قدرتاً موقوف ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھے ہوں اور آفتاب کی روشنی کی ضرورت ہو تو ہمارے لئے یہ صراط مستقیم ہے کہ ہم اس کھڑکی کو کھول دیں جو آفتاب کی طرف ہے سو ظاہر ہے کہ اسی طرح خدا کے سچے اور واقعی فیوض پانے کے لئے بھی کوئی کھڑکی اور پاک روحانیت کے حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص طریق ہو گا ...

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 380)

یہ دعا انسان کے لئے ایک روحانی مائدہ ہے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اس دنیا اور آخرت کے تمام امور میں کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کی راہنمائی اور مدد کی طرف نظر رکھیں۔ یہ دعا نہ صرف خدا سے اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی طلب کرنے بلکہ اس راستہ پر استقامت سے گامزن رہنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے (یعنی اسلام کا نام استقامت رکھا ہے) جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہمیں استقامت پر قائم کر۔ انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ (تفسیر قرآن کریم، جلد اول سورۃ فاتحہ)"

یہ دعا صرف نماز ہی میں نہیں بلکہ کہیں بھی کسی بھی ضرورت کے لئے کی جاسکتی ہے۔ اھدنا الصّراط المستقیم انسان کی روحانی اور مادی موجودہ اور مستقبل کی تمام ضروریات کا احاطہ کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس اس دُعا کے ساتھ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ ایک مومن کبھی تسلّی پکڑ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ بلکہ کوشش کرے گا کہ ہمیشہ روحانیت میں بھی آگے بڑھے اور دنیاوی ترقیات میں بھی نئی منزلیں حاصل کرے۔ دنیاوی ترقیات میں تو ہم عموماً آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی شدید کوشش کر رہے ہوتے ہیں لیکن روحانیت میں اس لحاظ سے کوشش نہیں ہو رہی ہوتی۔ بہر حال اس دعا میں روحانی بھی اور مادی بھی دونوں طرح کی کوششوں کا ذکر ہے۔ دوسرے اس دعا میں رہبانیت کا بھی ردّ ہے۔ جو کہتے ہیں کہ فقیر بن گئے، علیحدہ ہو گئے، دنیا سے کٹ گئے اس کا بھی ردّ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تو پیدا کر کے ساتھ ہی اپنی بے شمار نعمتیں بھی پیدا کی ہیں۔ اس دعا میں ان کے حصول کی کوشش کی طرف بھی توجہ دلائی ہے... اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ دنیا سے کٹ جایا جائے۔ دنیاوی میدان کے علم و معرفت میں ترقی کی دعا بھی ہے۔ روحانی میدان میں آگے بڑھتے چلے جانے کے لئے بھی یہ دعا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء)

ہماری زندگی میں کئی مواقع ایسے آتے ہیں جب ہم کسی اہم فیصلہ کے ممکنہ مضمرات کا جائزہ لیتے ہوئے بہت وقت صرف کرتے ہیں۔ کیا فلاں جگہ میرے اہل خانہ کی رہائش کے لئے ٹھیک ہے یا یہ رشتہ ہمارے لئے مناسب ہے یا فلاں پیشہ یا کیریئر میرے لئے اچھا رہے گا۔ صحیح فیصلہ کرنے کے لئے ہماری تمام تر سوچ بچار اور کوششوں کے باوجود کوئی بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ مستقبل میں اس فیصلہ کے کیا اثرات ہوں گے۔ اھدناالصراط المستقیم کی یہ کامل دعا اس قسم کے تمام دنیاوی اور روحانی امور میں بھی انسان کی راہنمائی کرتی ہے۔

اس دعا کے ذریعہ ہم تمام انسانیت کے لئے ہدایت بھی مانگ سکتے ہیں۔ اور بطور طالب علم ایک ایسا کیریئر جو ہماری دنیاوی اور روحانی زندگی کے لئے بہتر ہو۔ بطور بیویوں کے ایک ایسا راستہ بھی جو ہمارے گھروں میں سکون کا باعث ہو اور بطور ماؤں کے اپنی اولاد کے لئے اچھی تربیت بھی اور سب سے بڑھ کر اپنے خالق کے عاجز بندوں کے طور پر ایک ایسا راستہ بھی جو اس کی محبت اور زندگی کے اصل مقصد کی طرف راہنمائی کرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" پھر یہ بتایا ہے کہ بظاہر خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے بہت سے راستے نظر آتے ہیں لیکن صرف راستہ کا معلوم ہونا کافی نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ (الف) وہ راستہ سب سے چھوٹا ہو۔ تا انسان جدوجہد کے دوران میں ہی ہلاک نہ ہو جائے۔ (صراط المستقیم) (ب) وہ راستہ دیکھا بھالا ہو اور اس پر چل کر لوگوں نے خدا کو پایا ہو تا کہ درمیانی خطرات اور ان کے علاج کا بندہ کو پہلے سے علم ہو جائے تا دل مطمئن رہے اور مایوسی پیدا نہ ہو اور اچھے ساتھیوں کی صحبت نصیب رہے۔ پس ایسا راستہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا چاہئے۔"

لہٰذا ایک مومن ہمیشہ بطور رہنمائی خدا کے ان برگزیدوں کے طریق کی طرف بھی نظر آتا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں اس مقصد کے حصول میں صرف کر دیں اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ ان برگزیدوں کی طرح خدا تعالیٰ خود بے انتہا روحانی ترقی کے مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں مومن کے لئے انہیں روحانی مدارج اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

" اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے

صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔" (سورۃ النساء:70)

اور ان بہترین ساتھیوں کے راستوں کی طرف سب سے کامل اور ارفع راہنما ہمارے سید و مولا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح سب انبیاء بطور راہنما اپنے معجزات دعاوی اور اپنے نمونہ کے ذریعہ لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتے رہے۔ مگر انبیاء روئے زمین پر ہمیشہ نہیں رہتے۔ ان کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ ان کے جانشینوں کو نظام خلافت کے ذریعہ لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بناتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا ..." (سورۃ النور:56)

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بشارت کو پورے ہوتے دیکھا اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی ماننے کی توفیق پائی۔ اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے کرام کی بیعت کی توفیق ملی کیونکہ اس زمانے میں ہماری نجات اور کامیابی کا یہی ایک سچا راستہ ہے۔

لہٰذا اس سچے اور سیدھے راستہ پر چلنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام سے ایک ایسا تعلق استوار کرنا ہوگا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا سبب بن سکے۔ ایک ایسا تعلق جو دنیا کے دوسرے سبھی تعلقوں سے اعلیٰ درجہ کا ہو۔ جس کا عہد ہم شرائط بیعت کی دسویں شرط میں کرتے ہیں۔

"یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیاوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 160 اشتہار "تکمیل تبلیغ"، اشتہار نمبر 51)

اپنے عہد بیعت کے ساتھ وفا کے لئے ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ اور وہ مقصد انسان کا تعلق اپنے خدا سے مضبوط کرنا اور بنی نوع انسان سے ہمدردی ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ ہمیں یاد کرواتے ہیں کہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کئے بغیر ہم کبھی بھی خدا تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کر سکتے۔ سیدھے راستے پر چلنے کے لئے ہمیں ہمیشہ تمام امور میں تقویٰ کو مدّ نظر رکھنا ہو گا۔ اور تقویٰ کا حصول صرف عبادتوں، خدمت دین، خدا اور اس کے رسول کی محبت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی اطاعت سے حاصل نہیں ہو گا۔ اس کے لئے ہمیں اپنے والدین کے حقوق، اپنی بیویوں کے حقوق، اپنے شوہروں، بچوں، دوستوں اور رشتہ داروں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ اس کے لئے ہمیں جماعت کے ہر فرد کے حقوق حتیٰ کے دشمنوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

لہٰذا آیئے دعا کریں کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں ان راہوں پر چلا جو تیرے پیار کو جذب کرنے والی راہیں ہوں۔ ان راہوں پر جو استقامت کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پانے والی راہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اهدنا الصراط المستقیم کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والا بنائے۔

آخر میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک ہدایت پیش خدمت ہے:

" پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کے بعد پھر دوسری قدرت کے ساتھ بھی تعلق اخوت اور وفا کو قائم کیا۔ لیکن ایک احمدی کے لئے یہی اهدنا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی انتہا نہیں ہے۔ جیسا میں نے کہا، محاسبہ نفس ہر وقت کرتے رہنا چاہئے۔ اهدنا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ایک تسلسل ہے آگے بڑھتے چلے جانے کا۔ اور ہر وقت ہدایت کی راہ کی تلاش میں رہتے ہوئے اس کے لئے استقامت کی دعا کرنا ہی ایک مومن کی شان ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جون 2011)

اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے قرب کے تعلق میں بڑھنے والے ہوں۔ اپنی نسلوں میں احمدیت کے انعام کو جاری رکھنے والے ہوں، اپنی نسلوں میں احمدیت کے انعام جاری رکھنے کے لئے اپنی کوششوں اور دعاؤں میں کبھی سست نہ ہوں۔ ان ملکوں میں جو دنیاوی آسائشیں ہیں یہ کبھی ہمیں اپنے مقصد کے حصول سے ہٹانے والی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو ۔۔۔ اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار ۔۔۔ کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

(درثمین)

رپورٹ تقریبات لجنہ اماء اللہ امریکہ اور واقفاتِ نَو امریکہ

واقفات نو امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات کی تیاری اور حاضرات کے تاثرات

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے واقفات نو امریکہ کو مورخہ 28 مئی 2022ء، مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں امریکہ کی 33 مجالس کی 106 واقفات شامل ہوئیں۔ الحمدللہ!

اکتوبر 2021ء میں امریکہ نیشنل کور کمیٹی برائے واقفات کی میٹنگ میں مکرمہ مبرور جتالہ، نیشنل سیکریٹری وقف نو نے بتایا کہ شعبہ وقفِ نَو حضور انور کے ساتھ ورچوئل ملاقات کی درخواست کرنے جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک پلاننگ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ یہ ملاقات تاریخی حیثیت کی حامل تھی کیونکہ واقفات نو امریکہ کے لئے یہ پہلی ورچوئل ملاقات تھی۔

ورچوئل ملاقات کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد شعبہ وقف نو اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ امریکہ مکرمہ دیا طاہرہ بکر کی ہدایات کے مطابق کیا گیا۔ اسی دوران واقفات نَو (عمر 15 تا 22 سال) کی ورچوئل ملاقات کے حوالہ سے قواعد و ضوابط، پروگرام کی ترتیب، مواد کا انتخاب، دوپٹے، بینرز، جگہ اور نام کے بارہ میں گفتگو کی گئی۔

ملاقات کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ ہماری ٹیم نے دوپٹوں کے لئے موزوں کپڑا، مناسب رنگ اور قیمت میں ڈھونڈنے پر کام شروع کر دیا کیونکہ اس کے بعد دوپٹوں کو خوب صورت بنانے کے لئے اس پر وقف نو کا لوگو بھی لگنا تھا۔ کافی چھان بین کے بعد آخر کار نیویارک سے بڑی تعداد میں سکارف خریدے گئے اور لوگو لگانے کے لئے بھیج دئے گئے۔ الحمدللہ۔

اس کے بعد اگلا کام ایجنڈا، Presentation کے مواد کی تیاری اور ان میں سے ہر ایک موضوع پہ پہلے تین عنوانات کا انتخاب کرنا تھا۔ پلاننگ کمیٹی نے مواد پر غور کرنے کے بعد پہلا مسودہ صدر صاحبہ کو نظر ثانی کے لئے بھجوا دیا۔

فروری 2022ء میں لوکل معاونہ واقفات نو کو ای میل بھیجی گئی کہ تمام واقفات نو اور ان کی ماؤں کو پیغام پہنچا دیں کہ جو واقفہ تلاوت، حدیث، نظم اور ملفوظات (انگلش اور اردو) ملاقات میں پیش کرنے کی خواہش رکھتی ہیں اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے بطور نمونہ بھجوا دیں۔

ورچوئل ملاقات کی رجسٹریشن کے لئے واقفات کو ایک رجسٹریشن لنک اور کووڈ کے بارہ میں تازہ ترین ہدایات بذریعہ ای میل بھیجی گئیں۔ ملاقات کے تمام شاملین کے لیے ضروری تھا کہ انہوں نے کووڈ کے ٹیکوں کا کورس مکمل کر لیا ہو اور اس کا ثبوت بھی پیش کریں۔

اپریل میں ملاقات کی تاریخ کی تصدیق ہونے کے بعد، اس بابرکت موقع کے تمام پہلوؤں کی تکمیل کے لیے کئی اجلاسات کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں نیشنل کور ٹیم کے ارکان، میری لینڈ کی لوکل اور ریجنل صدر نے اپنی سیکیورٹی، ضیافت، ڈسپلن اور رجسٹریشن ٹیمز کے ساتھ شرکت کی۔

صدر صاحبہ نے نظر ثانی کے بعد پیش کیا جانے والا مواد منظور کیا۔ ہر زمرے کے لیے دو پیش کنندگان کا انتخاب کیا گیا۔ ٹیم کے کچھ ارکان کو پیش کنندگان کی رہنمائی کی ذمہ داری دی گئی۔ اور دیگر تیاریوں کے ساتھ ساتھ ضیافت مینو کو بھی حتمی شکل دی گئی۔

تمام شاملین کی راہنمائی کے لئے صدر صاحبہ کی صدارت میں ایک زوم میٹنگ رکھی گئی جس میں واقفات کو ملاقات کے آداب و قواعد کے بارہ میں نصائح کی گئیں۔

زیادہ تر مہمان بیت الرحمٰن میں 27 مئی کو پہنچ گئے۔ آمدورفت کی ٹیم نے کچھ مہمانوں کو مقامی ایئرپورٹ سے لیا اور بہت سے خاندان خود بذریعہ سڑک سفر کرتے ہوئے بیت الرحمٰن پہنچے۔

اسی دن شام کو مشق کی گئی۔ ملاقات ہال کی تیاری ایم ٹی اے امریکہ ٹیم نے کی اور لائٹنگ، بینرز، کیمرے اور مائیک لگائے۔ واقفات ہال سے باہر قطار میں کھڑی رہیں اور جب وہ ہال میں داخل ہو رہی تھیں انہیں بیٹھنے کے انتظام، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مخاطب ہونے اور مائیک صحیح کرنے کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ واقفات نے اپنی پریزنٹیشنز اور سوالات پڑھے، ایم ٹی اے ٹیم نے بھی جانچ پڑتال کے بعد منظوری دی کہ ملاقات کے لیے تیاری مکمل ہے۔ اگلے روز صدر صاحبہ امریکہ نے گھبراہٹ کو دور کرنے اور اس مبارک موقع کے لیے واقفات کی حوصلہ افزائی کے لیے چند نصائح کیں اور پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا کروائی۔

ورچوئل ملاقات سے پہلے ایم ٹی اے، امریکہ اور لندن سٹوڈیو کے اشتراک سے لائیو لنک کے ذریعے ریہرسل کی گئی۔

28 مئی 2022ء امریکہ کی واقفات کے لئے ایک بابرکت دن تھا۔ یہ وہ خوش قسمت واقفات تھی جنہیں حضور انور کے ساتھ ورچوئل ملاقات میں سوالات کرنے کا موقع ملا جن کا حضور انور نے انتہائی شفقت سے جواب دیا۔ مجموعی طور پر ماحول پر سکون اور نہایت خوش گوار تھا۔

امریکہ میں کووِڈ کی تیسری لہر کے باوجود، اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں سے حضور انور کے ساتھ ورچوئل ملاقات مؤثر طریقے سے انجام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ!

ملاقات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے واقفات سے ملاقات کے بارہ میں ان کے تأثرات پوچھے کہ وہ کیسا محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے واقفات کو ترغیب دی کہ خلیفۂ وقت سے ایک مضبوط تعلق قائم کریں اور جماعت سے مضبوطی کے ساتھ جُڑے رہیں اور اپنی احمدی شناخت میں نمایاں رہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے اپنے طالب علمی کے زمانہ کی کچھ مثالیں دیں کہ انہوں نے کس طرح اس مادیت پسند دنیا میں اسلام کا پرچار کیا۔

صدر صاحبہ نے رضاکاروں اور واقفات کے والدین سے اظہار تشکر کیا اور تعریف کی کہ انہوں نے اپنے بچوں کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ اور واقفات کو توجہ دلائی کہ وہ بطور شکر گزاری اپنے والدین کو گلے لگائیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو وقف کیا۔ پھر صدر صاحبہ نے نائب صدر محترمہ مبرور جتالہ سے درخواست کی کہ اگر وہ کچھ کہنا چاہیں۔ انہوں نے اس تقریب میں کام کرنے والوں، واقفات اور ان کے والدین کے صبر اور دعاؤں کی تعریف کی۔ ملاقات کی یادگار کے لئے واقفات کو نوٹ بک، پین اور چاکلیٹ تحفہ میں دیں جو کہ اس میٹنگ کے لئے خصوصی طور پر تیار کروائی گئی تھیں۔ ذیل میں ٹیم اور واقفات کی طرف سے تأثرات کی کچھ جھلکیاں پیش ہیں:

ملاقات کے بعد پلاننگ ٹیم کے احساسات

مکرمہ آمنہ احمد بروکلین، نیویارک:

یہ چند مہینے حضور کے ساتھ پروگرام کی تیاری، منصوبہ بندی، اور مسلسل دُعائیں کرتے ہوئے گزرے، اس احساس کو عید کی تیاری کے دوران ہونے والے جوش و خروش سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس ملاقات کے 55 منٹ اتنی سرعت سے گزرے جیسے عید کا دن تیزی سے گزر جاتا ہے۔ اس اُداسی کو ختم کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ اگلی عید کا انتظار کیا جائے اور اسی طرح حضور سے اگلی ملاقات کا انتظار ہماری اداسی کو ختم کرے گا، ان شاءاللہ۔

مکرمہ ندرت قریشی، پارک ہیرس برگ:

میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں کہ مجھے واقفات نو کی ورچوئل ملاقات کی تیاریوں میں خدمت کا موقع ملا۔ ہم نے دوپٹے، بیجز اور دیگر اشیاء کی تیاری میں مدد کی دوپٹوں کا مناسب رنگ اور لوگو چننے میں کئی ہفتے لگ گئے۔ اس کے علاوہ ہمیں ایسے کپڑے کی ضرورت تھی جسے بچیاں پہننا پسند کریں۔ میں اللہ کی شکر گزار ہوں کہ یہ مرحلہ بھی بطریق احسن انجام پایا۔ ملاقات کا دن جوش اور فکر سے بھرا ہؤا تھا لیکن جب حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تمام فکر دور ہو گئی۔ ماحول میں حضور انور کی موجودگی کی وجہ سے امن اور سکون تھا، الحمد اللہ۔ حضورِ انور نے واقفات کے سوالات کے جواب شفقت بھرے انداز میں دیئے، جس نے مجھے بہت متأثر کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، آمین۔

مکرمہ سلیمہ ملک احمد - بروکلین / سٹیٹن آئی لینڈ، نیویارک:

الحمد اللہ مجھے واقفات کے بہت سارے پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق ملی لیکن یہ پروگرام سب سے زیادہ نمایاں اور یادگار تھا۔ میرا دل اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری سے بھر گیا اور میں دعا کرتی ہوں کہ یہ تمام واقفات اپنے پیارے امام کی نصائح کو اپنی زندگیوں میں اپنائیں۔ آمین۔

میزبان ٹیم کے احساسات

صدر لجنہ میری لینڈ مکرمہ سارہ ملک:

الحمد اللہ میری لینڈ لجنہ پیارے حضور کے ساتھ واقفات نو امریکہ کی پہلی ورچوئل ملاقات کی میزبانی کر کے خود کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہی ہے۔ اس بابرکت پروگرام میں پورے امریکہ سے شامل ہونے والی واقفات کے لئے ہم پُرجوش تھے۔ عالمی وبا کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب ہم نے ایک دن سے زیادہ لجنہ کی میزبانی کی۔

ملاقات کی صبح واقفات میچنگ دوپٹوں اور ماسک میں بہت پرجوش دکھائی دے رہی تھیں اور ایسا محسوس کر رہی تھیں جیسے حضورِ انور مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا رہے ہیں۔ واقفات ملاقات سے واپس آئیں تو ماسک کی وجہ سے ان کے تاثرات جاننا مشکل تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیسا محسوس کر رہی تھیں تو انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

ریجنل صدر سینٹرل نارتھ، مکرمہ صبیحہ قریشی:

بطور میزبان میں نے واقفات کے ساتھ دو دن گزارے۔ حضورِ انور کے ساتھ ملاقات کی وجہ سے میں ان کے جوش اور ولولے کو دیکھ کر متاثر ہوئی۔ ماحول روحانی طور پہ سرگرم تھا۔ ان سب نے تعاون کیا۔ ان سب کے ایک جیسے دوپٹے بہت

خوبصورت لگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کا وقف قبول کرے اور ان پر اپنا رحم نازل کرے۔ آمین۔

ورچوئل ملاقات کے چند شاملین کے خیالات

مکرمہ تمثیلہ مدثر، بالٹی مور، میری لینڈ:

یہ میرا حضور کے ساتھ ملاقات کا اس طرح پہلا موقع تھا۔ میں حضور انور کے 2018ء میں آمد کے فوراً بعد ریفیوجی کے طور پر امریکہ آئی تھی۔ اُس وقت حضورِ انور سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ جب میں نے کل حضور کو دیکھا تو میں رو پڑی اور مجھے محسوس ہؤا کہ میرا ایمان پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اور میں حضور کو دیکھ کر اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں۔

مکرمہ ثناء نذیر، میری لینڈ:

یہ واقعی ایک اچھا تجربہ اور روحانی طور پر اثر کرنے والا تھا۔ میں اس طرح کے پروگرام میں پہلے کبھی شامل نہیں ہوئی۔ ہر کوئی حضور کی موجودگی اور محبت کی وجہ سے شکر گزار تھا کہ حضور انور نے اپنے مصروف شیڈول کے باوجود ہمارے لیے وقت نکالا۔

مکرمہ خافیہ شانزے چوہدری، سنٹرل ورجینیا:

حضور انور اور تمام واقفات کو دیکھ کر روحانی طور پر مکمل محسوس کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ملاقات نے ہماری روح کو تقویت بخشی ہے اور ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی طاقت دی ہے۔ پہلے میں کووڈ اور پچھلے چند سالوں میں دنیا میں ہونے والے تباہ کن واقعات کی وجہ سے تھوڑا مایوس محسوس کر رہی تھی۔ لیکن پیارے حضور کے الفاظ نے مجھے اس مادہ پرست دنیا کا سامنا کرنے کے لئے ایک نیا مقصد دیا ہے۔

مکرمہ سیدہ سلمانہ محمود، شکاگو:

سامنے بیٹھنے کی وجہ سے مجھے سارا وقت مؤدب اور مناسب طریقے سے بیٹھنے کا بہت پریشر محسوس ہو رہا تھا۔ جب پیارے حضور کیمرے کے سامنے آئے اور ہم سے بات کرنی شروع کی تو تناؤ بھرا ماحول خوشگوار ماحول میں بدل گیا جس کی وجہ سے میں نے بہت پر سکون محسوس کیا اور ملاقات سے لطف اندوز ہوئی۔ میں پوری ٹیم کی اس بابرکت پروگرام کے منعقد کرنے کے لئے شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ!

مکرمہ عدین احمد - لانگ آئی لینڈ، نیویارک:

حضور کی موجودگی اور الفاظ سے میں نے بہت پر سکون محسوس کیا۔ کچھ ایسے سوال بھی پوچھے گئے جو میرے ذہن میں بھی تھے اور حضور کے جوابات نے میری تمام الجھنیں سلجھا دیں اور ہمارے ملک میں جو سب کچھ ہو رہا ہے اس پر حضور نے یقین دہانی کروائی۔ میں مستقبل میں اور ایسے مواقع کا انتظار کر رہی ہوں۔

مکرمہ نعمانہ لقمان، میامی:

حضورِ اقدس کے ساتھ ورچوئل ملاقات ایک پر جوش موقع تھا جس میں میری اور دوسری تمام واقفات کی نہ صرف حضور سے ملاقات ہوئی بلکہ یہ بھی جاننے کا موقع ملا کہ ان مواقع پر کتنی محنت، منصوبہ بندی اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضور کے ساتھ ملاقات میں میں نے ایک چیز محسوس کی کہ حضور ہر ایک کو سلام کا جواب ضرور دیتے ہیں بے شک دوسرا شخص سلام کے بعد اگلے موضوع پر پہنچ گیا ہو۔ ایک چھوٹی جماعت سے بطور وقف نو ہونے کی وجہ سے دوسری واقفات سے مل کر بہت اچھا لگا۔ میں نے ان کے ساتھ ایک تعلق محسوس کیا کیونکہ ہمارا مقصد ایک تھا۔

مکرمہ سیدہ صباحت، میری لینڈ:

آج میں نے ملاقات پر بہت خوشی اور شکر گزاری محسوس کی۔ میں اپنی نگاہیں سکرین سے ہٹا نہیں پا رہی تھی کیونکہ میں پیارے حضور کے ساتھ ہر لمحہ یاد رکھنا چاہتی تھی۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ میں حضور سے بات کر سکی اور اپنا سوال پوچھ سکی۔ الحمدللہ۔

مکرمہ افشاں میاں، بوسٹن:

ملاقات بہت اچھی رہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں رہنا ایک رحمت اور علم سے بھرپور موقع تھا۔ میں اس موقع کے لئے شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ سوالات بہت اچھے تھے۔ پروگرام بہت اچھے طریقے سے انجام پذیر ہؤا۔ اس ملاقات کے لئے جزاکم اللہ۔

(رپورٹ: مبرور جتالہ، نیشنل نائب صدر۔ انچارج برائے واقفاتِ نو امریکہ، ترجمہ: لبیبہ سعید)

دل کی غفلت کا علاج

ایک دفعہ حضور اقدس علیہ السلام سیر سے واپس آرہے تھے کہ ایک حافظ صاحب جو نابینا تھا آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کیا حضور میں نابینا ہوں ذرا ٹھہر کر میری عرض سن لیں۔ حضورؑ کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا حضور! میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو۔ حضور نے فرمایا نماز اور استغفار دل کی غفلت کا عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال دے۔ صدق سے دعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 245)

اگر آپ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو آپ ہمیشہ اعتدال پسند ہوں گے۔ اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو آپ کو شدت پسندی کی طرف لے کر جائے

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28/مئی 2022ء کو واقفات نو (لجنہ اماء اللہ) امریکہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ واقفات نو نے مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ، امریکہ سے آن لائن شرکت کی۔ اس ملاقات کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ممبرات واقفات نو کو اپنے عقائد اور عصر حاضر کے مسائل کی بابت حضورِ انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ ہم اپنی زندگی میں اعتدال کیسے حاصل کر سکتے ہیں اور بغیر شدت پسند بنے کیسے ثابت قدم رہنا سیکھ سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ دیکھیں اسلام متوازن مذہب ہے۔ اگر آپ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو آپ ہمیشہ اعتدال پسند ہوں گے۔ اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جو آپ کو شدت پسندی کی طرف لے کر جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ آپ نے دو حقوق ادا کرنے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور دوسرا آپ کے ساتھی لوگوں کا حق ہے۔ یہ دو ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے ادا کرنی ہیں۔ اگر آپ حقوق اللہ ادا کر رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے سامنے جھکو، روزانہ پانچ نمازیں ادا کرو اور اگر ممکن ہو تو آپ نفل بھی پڑھ سکتے ہیں۔ صرف اور صرف ایک قادر مطلق اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ ایمان لاؤ کہ محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں اور رمضان کے مہینہ میں 29 یا 30 دن تک روزے رکھو۔ یہ آپ کے فرائض ہیں اور یہ حقوق اللہ ہیں۔ اور پھر مختلف اوقات میں اگر آپ کے لیے حقوق اللہ ادا کرنا ممکن نہ ہو اور آپ حقوق اللہ مکمل طور پر ادا نہ کر سکیں یعنی عبادت کرنا، روزانہ پانچ فرض نمازیں ادا کرنا، پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر آپ بیمار ہیں تو آپ نماز بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ بستر پر ہی ہوں مگر آپ کا دماغ صحیح ہو تو آپ بستر پر لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ رمضان کے مہینہ میں بیماری یا کسی اور وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتیں تو آپ یہ بعد میں جب حالات اجازت دیں رکھ سکتی ہیں۔ اور پھر آپ پر حقوق العباد یہ ہیں کہ ہمیشہ لوگوں کے لیے مہربان اور مددگار رہیں۔ ان کے لیے دعا کریں۔ بغیر رنگ و نسل کے کسی قسم کے امتیاز کے اگر انہیں آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کریں۔ اگر آپ یہ حقوق ادا کر رہی ہیں تو میرا خیال نہیں ہے کہ شدت پسندی کا شائبہ بھی آپ کے ذہن میں آئے۔

ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ امریکی سپریم کورٹ ایک پرانے فیصلے کو منسوخ کر سکتی ہے جس میں اسقاط حمل کو آئینی حق قرار دیا گیا تھا۔ اس حوالے سے انہوں نے سوال کیا کہ کیا اسلام ریپ یا ماں اور بچے کی صحت کے مسائل کی صورت میں اسقاط حمل کی اجازت دیتا ہے؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ دیکھیں اسلام کہتا ہے کہ بچوں کو اس ڈر کی وجہ سے کہ ان کی نگہداشت کیسے ہوگی یا مالی تنگی کی وجہ سے انہیں قتل نہ کیا جائے۔ یہ واحد بات ہے جس میں اسلام اسقاطِ حمل سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کہتا ہے کہ اگر عورت کی صحت اچھی نہیں ہے تو اسقاطِ حمل کیا جا سکتا ہے۔ اگر بچہ مناسب طور پر نہ بن رہا ہو تو حمل کے آگے کے مرحلے میں بھی اسقاطِ حمل کیا جا سکتا ہے۔ ریپ کی صورت میں بھی اگر خاتون یہ محسوس کرے کہ وہ ہونے والے بچے کی پرورش کا بوجھ، معاشرے کے ردعمل کی وجہ سے نہیں اٹھا سکتی یعنی اگر یہ خیال ہو کہ معاشرہ زندگی کے ہر موڑ پر خاتون پر انگلیاں اٹھاتا رہے گا اور بچے کی ولادت کے بعد بھی بچے کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا تو ماں حمل ساقط کرانے کا فیصلہ خود لے سکتی ہے، اسلام میں اس کی اجازت ہے۔ لیکن اس خدشے سے کہ ماں بچے کی پرورش کیسے کرے گی، اس بنیاد پر حمل ساقط کرانا جائز نہیں۔ یہ بنیادی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارا رازق ہوں میں ہی تمہیں کھانا مہیا کرتا ہوں اور میں ہی رزق دینے والا ہوں۔

ایک واقفۂ نَو نے پوچھا کہ معاشرے میں پھیلنے والے منفی اور غیر اخلاقی اثرات کے پیش نظر ایک اچھی اور اخلاقی حالت کو کیسے برقرار رکھا جائے۔

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر آپ سچے مسلمان ہیں، اگر آپ ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں، اگر آپ قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور آپ قرآن کریم میں موجود تعلیمات کو جانتے ہیں، اگر آپ بیعت کی روح کو جانتے ہیں اور اگر آپ خلیفہ وقت کی دی گئی ہدایات کی پیروی کر رہے ہیں تو آپ کو ایسی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ آپ کو صرف یہ دعویٰ ہی نہیں کرنا چاہیے کہ آپ مسلمان ہیں، بلکہ آپ کو یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا احکام دیے گئے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ اگر ہم واقعی اس پر عمل کرتے ہیں اور ہم اپنے ماحول، اپنے اردگرد کی اصلاح کریں گے تو یہ عوامل (منفی طور پر) ہم پر اثر انداز نہیں ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے۔

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ آپ کو ہمیشہ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، آپ کو اچھے آداب کا خیال رکھنا چاہیے اور ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔ تو یہ تعلیمات ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں اور حقوق العباد ادا کر رہے ہیں جو ہم سب پر ایک دوسرے کے تناظر میں فرض ہیں، تو آپ دوسروں کے اعمال سے متاثر ہونے کی بجائے ان پر اثر انداز ہوں گے۔

ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ کچھ عیسائی دوستوں نے کہا کہ جب انہوں نے یسوع مسیح کے نام پر دعا کی تو ان کی دعاؤں کا جواب دیا گیا تو بطور مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو ایک اور قادرِ مطلق خدا مانتے ہیں ہمیں انہیں اس کا جواب کیسے دینا چاہیے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ کیا یسوع مسیح کی پیدائش سے پہلے لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی تھیں؟اس وقت لوگ کیا کیا کرتے تھے؟یسوع مسیح صرف 2000 سال پہلے آئے تھے۔ اس سے پہلے لوگوں کی دعائیں کون سنتا تھا؟ یا انہیں قبول نہیں کیا گیا؟ اور اب، اگر یسوع مسیح خدا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا کیا فائدہ اور ضرورت ہے؟ حضورِانور نے مزید فرمایا کہ عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح بیٹا ہے اور کون زیادہ طاقتور ہے، بیٹا یا باپ؟ ...جب باپ ہماری دعائیں قبول کرنے کے لیے موجود ہے، تو ہم کیوں بیٹے کے پاس شفاعت کے لیے جائیں؟ ہم براہ راست باپ سے کیوں نہیں پوچھتے، جس نے خود کو پیش کیا ہے کہ ہاں، میں یہاں کھڑا ہوں، مجھ سے دعا کرو اور میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا؟ تو، آپ دیکھیں، ان کے عقیدے کے پیچھے کوئی منطق نہیں ہے۔

حضورِانور نے مزید فرمایا کہ آپ کو جماعت کا مزید لٹریچر پڑھنا چاہیے۔ پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ بعض اوقات جب کسی کی مشکلیں دور ہو جاتی ہیں اور انہیں مشکلات سے نجات مل جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ہندو بھی بت پرست ہیں۔ وہ مختلف دیوتاؤں کے سامنے اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مسلمانوں میں، ایشیائی ممالک میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ کچھ مقدس لوگ ان کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اسی لیے وہ ان کی قبروں پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ جب وہ ان لوگوں سے کوئی چیز مانگتے ہیں اور ان کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں تو ان کی دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنے سے بہتر ہوتی ہے۔ اس میں کوئی منطق نہیں ہے۔

ایک واقفۂ نَو نے حضورِانور سے یہ بھی پوچھا کہ حضورِانور اپنی صحت کا خیال رکھنے کے لیے کیا اقدامات کرتے ہیں؟

حضورِانور نے فرمایا کہ میں ماضی میں کچھ ورزش کرتا تھا، لیکن اب نہیں کرتا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں اپنی صحت کا خیال رکھنے کے لیے اپنی صحت کی بہتری کے لیے کوئی بھی احتیاطی تدابیر لیتا ہوں۔ صبح سے شام تک کام ہوتا ہے، اس لیے مجھے ورزش یا کوئی اور کام کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ لیکن آپ تو جوان ہیں اس لیے آپ کو اپنی صحت کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ یہ آپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آپ کو پوری دنیا کی اصلاح کا کام سونپا گیا ہے۔ اگر آپ صحت مند ہوں گی، پھر ہی آپ اپنا کام احسن رنگ میں کر سکیں گی۔ ملاقات کے آخر میں حضورِانور نے فرمایا اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

https://www.alfazl.com/2022/06/24/50145/

رپورٹ تقریبات لجنہ اماء اللہ امریکہ برموقع جلسہ سالانہ امریکہ 2022ء

نومبائعات سے ملاقات: الحمدللہ! اللہ کے فضل و کرم سے تربیّت نومبائع کی ٹیم نے اس سال جلسہ سالانہ میں نئے ممبران سے ملاقات کی۔ جلسہ کے دوران شعبہ تربیت نومبائعات نے نئی احمدی بہنوں کے ساتھ ایک ظہرانہ کا اہتمام کیا جس میں نو مبائعات نے اپنے اسلام اور احمدیت کے سفر کے بارے میں بتایا۔ یہ ایک غیر معمولی اور شاندار تجربہ تھا۔ ان مبائعات کے نام درج ذیل ہیں:

1. مکرمہ زارا سونالی چودھری (نیویارک)، 2. مکرمہ کٹی کازی (شمالی کیرولائنا)
3. مکرمہ روزالین (جنوبی ورجینیا)، 4. مکرمہ سبرینا زکریا (شکاگو)
5. مکرمہ بیلہ وڑائچ (نیویارک)

ہماری نئی بہنوں کو لجنہ جلسہ گاہ کے مرکزی اسٹیج پر مدعو کیا گیا اور انہیں خوش آمدید کہا گیا اور قرآن مجید اور دیگر تحائف پیش کیے گئے۔

واقفاتِ نَو امریکہ کا پروگرام: یہ پروگرام 18 جون 2022ء کو سہ پہر ڈیڑھ بجے منعقد ہؤا۔ پروگرام کا موضوع "خلافت کے لیے محبت" تھا۔ نیشنل صدر لجنہ، مکرمہ دیا طاہرہ بکر اور نیشنل نائب صدر۔ انچارج برائے واقفاتِ نو امریکہ، مکرمہ مبرور جتالہ نے پروگرام کی صدارت کی۔ پروگرام کا آغاز مکرمہ خافیہ شانزے چودھری نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جس کا اردو اور انگلش ترجمہ مکرمہ مبشرہ نور وڑائچ اور مکرمہ عالیہ ملک نے کیا۔ مکرمہ فائزہ انور نے حدیث پڑھی جس کا ترجمہ مکرمہ امتہ المصور نے کیا۔ مکرمہ ارم احمد نے خوش الحانی سے نظم پیش کی اور مکرمہ عالیہ ثمرین نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ مکرمہ عرفہ تنویر اور مکرمہ فضیلہ بشارت نے اردو اور انگلش میں ملفوظات پڑھے۔ بعد ازاں واقفات کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہونے والی ورچوئل ملاقات کے بارہ میں گفتگو کی گئی اور اس ملاقات کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔ آخر میں واقفات اور ماؤں کو نیشنل صدر صاحبہ اور نیشنل نائب صدر صاحبہ واقفات، سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ 360 سے زیادہ واقفات اور ماؤں نے پروگرام میں شرکت کی۔ جو واقفات حضورِ انور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات میں نہیں شامل نہیں ہو سکی تھیں انہیں ڈائریاں اور قلم دیے گئے۔ پروگرام میں موجود تمام واقفات کو چاکلیٹ دیئے گئے۔ انہیں جلسہ کے واقفات نو یوتھ کے بارہ میں معلومات دی گئیں جہاں وہ شعبہ وقفِ نو کے متعلق اپنے سوالات پوچھ سکتی تھیں۔ پروگرام کے اختتام پر صدر صاحبہ نے دعا کروائی۔

(اردو ترجمہ: عطیۃ الباری غنی)

لعل و گہر

مؤلف۔عبد الہادی ناصر سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

لعل و گہر میں کلاسیکل اردو ادب کے نابغۂ روز گار شعراء اور دورِ حاضر کے شعراء کے دیوانوں سے انتخاب شامل ہے اکثر شعراء کی پوری غزلیں اور نظمیں ہیں اور بعض شعراء کے چیدہ چیدہ اشعار کا انتخاب کیا ہے ایک طرح سے اردو شاعری کی مکمل شعری روایت کو یکجا کر دیا ہے۔ جو مؤلف کی پچھتر سال کی کاوش ہے۔ انتخاب کا بلند معیار موصوف کی لطیف سخن فہمی اور سخن شناسی کا آئینہ دار ہے۔ قدیم و جدید شعراء کا نادر کلام شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والوں کی راحتِ قلب اور تسکین نظر کا ذریعہ بنے گا۔ گاہے گاہے شاعر اور کلام کے بارے میں ضروری معلومات بھی درج کی ہیں جو قارئین کو اس فضا میں لے جاتی ہیں جہاں ان کی تخلیق ہوئی تھی۔ اس طرح لطف میں اضافہ ہوتا ہے ۔ ایک طویل عرصے تک زندگی کے نشیب و فراز کی ہر کیفیت کے پسندیدہ اشعار لکھتے چلے جانا بغیر مجنونانہ شوق اور ثبات قدم کے ممکن نہیں۔ موصوف نے لکھا ہے کہ یہ خزانہ صرف اپنی ڈائریوں سے سجایا ہے مگر اشعار کا انتخاب پڑھ کر بہت سے صاحب ذوق احباب کو لگے گا کہ ہماری ڈائریاں بھی اس میں انڈیل لی گئی ہیں۔

باغِ ادب میں جو گلِ معنی کھلا کبھی
دامن میں رکھ لیا نگہِ انتخاب نے

غالب نے کہا تھا ؎

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

غالب کے تجربے کے مطابق یہاں بھی شعروں کے انتخاب سے دل کا معاملہ کھل گیا ہے۔ مگر اس نے رسوا نہیں کیا بلکہ مائک اٹھا کر یہ کہا ہے کہ اس دل والے کا شعری ذوق نہایت نفیس ہے جو اس کی پاکباز متقی والدہ مرحومہ نے دودھ میں گھول کر پلایا ہے۔ اس کے جمع شدہ لعل و جواہر مزید لعل و جواہر وجود میں لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ایک زندہ رہنے والی کتاب ہے جو دیر تک شعر و سخن سے دلچسپی رکھنے والوں کے ہاتھوں میں نظر آئے گی۔

کتاب کی ابتدا میں سب سے قیمتی لعل و گہر بصورت انتخاب از کلام حضرت اقدس مسیح موعودؑ، حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ اور حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوریؓ جگمگا رہے ہیں۔ اس کے بعد امیر خسرو سے لے کر ناصر احمد جمیل تک سب مستند شاعروں کے کلام کی چمک دمک اس خزانے کی رونق ہے۔

کتاب مجلّد ہے۔ رنگین سرورق بہت دیدہ زیب ہے۔ کتاب کے نام سے نکتہ آفرینی ملاحظہ ہو مؤلف نے لکھا ہے:

"شعر کو لعل و گہر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ لعل (روبی) زمین کی تہہ میں شدید گرمی اور سخت دباؤ میں رہتا ہے۔ زمین کی تہہ سے نکلتا ہے تو لعل بن جاتا ہے بالکل اسی طرح جب شاعر کو اپنے اندر کے احساسات کی گرمی اور خیالات کا دباؤ پڑتا ہے تو وہ الفاظ میں ڈھل جاتا ہے جس کو شعر کہتے ہیں۔ گہر (پرل) جو سمندر کی انتہائی گہرائی میں ایک سیپ کے اندر پلتا ہے اور پھر گہر بن کر باہر آتا ہے۔ بالکل اسی طرح شاعر اپنی کیفیات کو دل کی گہرائیوں سے الفاظ میں ڈھال دیتا ہے جو گہر کی طرح قیمتی ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جوہر کی قدر و قیمت جوہری ہی جانتا ہے عام آدمی کے لئے محض ایک پتھر ہوتا ہے لہٰذا شعر کا ادراک رکھنے والے اچھے شعر کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ... اچھے شعر ایسے ہی قیمتی ہیں جیسے لعل و گہر ہوتے ہیں اسی مناسبت سے اس انتخاب کا نام 'لعل و گہر' رکھا گیا ہے"

کتاب کے آخر میں 31 مضامین کے عناوین درج ہیں اور یہ نوید کہ مجموعہ زیر طبع ہے۔ دعا ہے کہ مکرم عبد الہادی ناصر صاحب اردو ادب کی بے مثال خدمت کی جزا پائیں۔ آمین۔

لعل و گہر پڑھتے ہوئے جاگتے میں یہ سہانا خواب دیکھا کہ جب سارے تعلیمی ادارے احمدیوں کے ہو جائیں گے تو ایسی مفید کتابیں نصابوں کا حصہ ہوں گی۔ اللہ کرے جلد ایسا ہو۔ آمین۔

کہیں کہیں سے کتاب کھول کے کچھ اشعار پیش ہیں۔ کوئی بھی صفحہ کھول لیں ایسے ہی لعل و گہر ملیں گے:

نکل آیا ہے موقع آپ بیتی کیوں نہ کہہ ڈالوں
یہ پُرسش ہو رہی ہے کیا کوئی افسانہ آتا ہے
مرے دل سے گئی ہے آرزو ان کے نہ جانے کی
مگر میرا خیال ان کو نہ آئے گا ' نہ آتا ہے

حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوریؒ

مرے محبوب مَیں نذرِ جوانی لے کے آیا ہوں
جوانی کیا میں ساری زندگانی لے کے آیا ہوں
سنا ہے آگ اور پانی کبھی یکجا نہیں ہوتے
میں دل میں آگ اور آنکھوں میں پانی لے کے آیا ہوں

قمر اجنالوی

سخن میں سہل نہیں جاں نکال کر رکھنا
یہ زندگی ہے ہماری سنبھال کر رکھنا

علیم

جلیں گے وقت کے ہر موڑ پر دیے اس کے
تمام منزلیں اس کی ہیں راستے اس کے

رشید قیصرانی

کبھی بات حسنِ طلب کی ہے کبھی بات حسن عطا کی ہے
کہیں قسمتوں کے ہیں فیصلے کہیں انتخاب کی بات ہے

امۃ القدوس

رات بھر ہوتی ہیں دل کھول کے دل کی باتیں
ایک مَیں ہوتا ہوں اک میرا خدا ہوتا ہے

محمد علی مضطر

میں فدائے دینِ ہدیٰ بھی ہوں اور مصطفیؐ کا گدا بھی ہوں
میری فردِ جرم میں درج ہو مرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

ثاقب زیروی

ہم شیخ' نہ لیڈر' نہ مصاحب' نہ صحافی
جو خود نہیں کرتے وہ ہدایت نہ کریں گے

فیض

مجھے آپ کیوں نہ سمجھ سکے یہ خود اپنے دل ہی سے پوچھئے
مری داستان حیات کا تو ورق ورق ہے کھلا ہوا
جو نظر بچا کے گزر گئے مرے سامنے سے ابھی ابھی
یہ مرے ہی شہر کے لوگ تھے مرے گھر سے گھر تھا ملا ہوا

اقبال عظیم

ہمارے اہلِ سیاست نے کرسیوں کے لئے
بنامِ خلقِ خدا پگڑیاں اچھالی ہیں
کسی غریب اپاہج فقیر کی محسن
کسی امیر نے بیساکھیاں چُرا لی ہیں

محسن احسان

یہ راز کیا ہے کہ سرفرازی ملی ہمیشہ انہیں جنہوں نے
خدا کے دیں کا ہی نام لے کر مذاق اُڑایا خدا کے دیں کا
خلوصِ ذوقِ نمو سے محروم کھیتیاں ہو گئی ہیں قدسیؔ
نہ جانے کس بد نظر نے اب کے سہاگ لوٹا ہے اس زمیں کا

عبدالکریم قدسی

لفظ گونگے ہیں انہیں گویائی دینے کے لئے
زندگی کے سچے لمحوں میں غزل کہتا ہوں میں

اطہر نفیس

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" ایک مرتبہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو مَیں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں۔"

(از مکتوب 24 اکتوبر 1883ء مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ 63، تذکرہ صفحہ 88- 89)
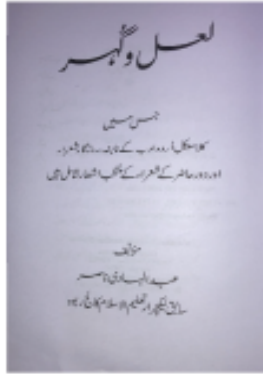
"لعل وگہر"

پروفیسر عبدالہادی ناصر کی کتاب "لعل وگہر" (منظوم انتخاب) ملنے پر

نام بھی لعل و گہُر ، اوصاف بھی لعل و گہر
انتخابِ شعر کا گلدستۂ علم و ہُنر

کیسے کیسے نابغے جمع کیے ہیں آپ نے
سارے شاعر محترم ہیں ، شعر بھی ہیں معتبر

لعل وگہر

مؤلف
عبدالہادی ناصر

وسعتِ قلب و نظر کے ساتھ شامل کر لیا
گر مخالف کا بھی اچھا شعر ہے آیا نظر

صحنِ دل میں جو سجا رکھے ہیں شعروں کے گلاب
پُر سکوں گزریں ہمیشہ آپ کے شام و سحر

ہادؔی صاحب اس نوازش ، اس کرم کا شکریہ
واقعی یہ تحفۂ انمول ہے لعل و گُہر

اچھے شاعر ، اچھے شعروں کا پڑا رہتا ہے قال
اس گلی میں گھومتے رہتے ہیں اکثر پیشہ ور

خرچ ہو جاتی ہے ساری عمر کی نقدی یہاں
یہ نہیں قدسؔی کوئی دو چار برسوں کا سفر

فراواں محبتوں کے ساتھ: عبدالکریم قدسؔی امریکہ 22 جولائی 2022ء، 0015403887948

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم منصور احمد: نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم منصور احمد، ممبر جماعت میری لینڈ 25 جولائی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، انا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم 1936ء میں بھاگل پور، بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد مکرم میاں عبد الرحیم احمد کے بھتیجے تھے۔

پاکستان سے ہجرت کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1992ء سے 2018ء تک جماعت کے شعبہ مال میں خدمات سر انجام دینے کی سعادت ملی۔ آپ باقاعدگی سے بلا ناغہ اپنا یہ فرض ادا کرتے رہے۔

مرحوم نے دو بیٹے، مکرم محمود احمد اور مکرم مسرور احمد اور ایک بیٹی مکرمہ عائشہ احمد اہلیہ مکرم حبیب الرحمٰن مرزا اور اگلی نسل سے چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امتہ المجید: مکرمہ امتہ المجید اہلیہ مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری مبلغ سلسلہ، سابق امیر اور مشنری انچارج امریکہ، 22 اگست 2022ء کو بعمر 92 سال پاکستان میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانّا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محمد سعید خالد مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ صادقہ بیگم: مکرم وسیم احمد ظفر مبلغ انچارج و نمائندہ الفضل آن لائن، برازیل یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ صادقہ بیگم اہلیہ الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ) مؤرخہ 20 جون 2022ء کو نیویارک، امریکہ میں 98 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 21 جون کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان کے افراد شامل ہوئے۔ 24 جون بروز جمعہ بیت الظفر نیویارک میں مکرم مولانا محمود احمد کوثر، مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اسی دن آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں مؤرخہ 27 جون کو صبح 11 بجے مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ یہاں بھی باوجود سخت گرمی کے بڑی تعداد میں لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت میاں فضل محمدؓ (ہرسیاں والے) کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ نانا جان نے بیعت کے بعد ایک خواب دیکھی تھی جس میں ان کی عمر 45 سال بتائی گئی تھی۔ آپ نے یہ خواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا کہ بیعت کے بعد جماعت کی ترقیات دیکھنی تھیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ دوگنا کر دے۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے نانا جان عین 90 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ خاکسار کی والدہ کی پیدائش بھی اس دعا کے بعد کی ہے اور پھر آپ نے بھی لمبی عمر پائی۔

والدہ محترمہ نے بہت بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ ایک لمبا عرصہ وقف کی روح کے ساتھ بڑی تنگی اور مشکل حالات میں انتہائی صبر، محنت اور وفا کے ساتھ گزارا۔ گھر میں 9 / افراد کی جملہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ گھر میں ہی کم و بیش 20 سال چھوٹی سی دکان بھی رہی اور ان تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے آپ نے خود لمبا عرصہ سخت مشقت کی زندگی گزاری۔ لیکن سب بچوں کو اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم دلوائی۔

آپ کا خلافت احمدیہ کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 خلفائے کرام کا زمانہ پانے کی سعادت ملی۔ عبادات کے قیام کا بھی ہر وقت خیال رہتا تھا۔ باقاعدگی سے بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ جہاں خود سادہ زندگی بسر کی وہاں مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین جوانی میں 20 سال کی عمر میں ہی نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ صدقہ و خیرات کے علاوہ دیگر تحریکات خصوصاً مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے سب بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ جوڑے رکھا انہیں دین کی خدمت کی تلقین کرتی رہتیں اور دین کا کام کرتا دیکھ کر بہت خوش ہوتیں اور حوصلہ افزائی کرتیں ہمیشہ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر پڑھتیں اور بچوں کو نصیحت کے انداز میں سناتی رہتیں کہ ؎

خدمتِ دین کو ایک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اپنے سسرال میں بھی آپ نے خاص مقام بنا کر رکھا اور بڑی بہو ہونے کے ناتے اپنے فرائض کو اس خوش اسلوبی اور محبت پیار کے ساتھ ادا کیا کہ سب آپ کو "ماں" کا درجہ دیتے تھے۔ اپنی بہوؤں کو بھی بیٹیوں کی طرح پیار دیا۔ کہا کرتی تھیں کہ اپنی بیٹیاں تو دوسرے گھر چلی جاتی ہیں اصل میں تو یہ (بہوئیں) بیٹیاں ہیں۔ غرض بیشمار خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں مکرم ظریف احمد، میری لینڈ، امریکہ۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ، نارتھ کیرولینا، امریکہ۔ مکرم لطیف احمد طاہر، آسٹن۔ مکرم نعیم احمد، نیویارک۔ خاکسار (وسیم احمد ظفر) نیشنل صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل اور ڈاکٹر کریم احمد شریف، صدر جماعت احمدیہ باسٹن، امریکہ شامل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس ٹیم نے امریکہ میں لنگر خانہ کا آغاز کیا۔ ان میں والدہ محترمہ کے تین بیٹوں مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم نعیم احمد اور مکرم کریم احمد شریف کو نمایاں خدمت کی سعادت ملی۔

آپ کی سب سے بڑی بیٹی صفیہ پروین صاحبہ 1996ء میں 51 سال کی عمر میں اور سب سے چھوٹی بیٹی منصورہ ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور ان کے بچوں کی تعداد 75 تھی۔

نعیم بھائی، ان کی اہلیہ فوزیہ اور بچوں کو ایک لمبا عرصہ نیز ڈاکٹر کریم احمد شریف کو بالخصوص آخری ایام میں والدہ صاحبہ کی خصوصی خدمت کی توفیق ملی۔

یہ والدہ مرحومہ کی سعادت ہے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 جولائی کو اسلام آباد یوکے میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ والدہ ماجدہ سے مغفرت کا سلوک کرے۔ اپنے پیاروں میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیز سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلہ النور جماعتہائے متحدہ امریکہ، شعبہ ادارت

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مشیر اعلیٰ: اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ
مینجمنٹ بورڈ: انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا
انچارج اردو ڈیسک: احمد مبارک، محمد اسلام بھٹی
مدیر اعلیٰ: امۃ الباری ناصر
مدیر: حسنیٰ مقبول احمد
ادارتی معاونین: ڈاکٹر محمود احمد ناگی، قدرت اللہ ایاز
سرورق: لطیف احمد

لکھنے کا پتہ: Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

ذیل میں تاریخِ احمدیت جلد 1 باب اوّل میں سے چند سوالات دیئے جارہے ہیں۔ قارئین النور سے درخواست ہے کہ ان سوالوں کے جواب ادارہ النور کے پتہ پر بھجوائیں۔ پہلے اور درست جواب دینے والوں کے نام اور درست جوابات اگلے شمارہ میں شائع کیے جائیں گے۔

سوال 1: بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ احمدیہ سے منسلک ہونے والوں کے لیے دس بنیادی شرائط کی پابندی کا اعلان فرمایا۔ اس میں سے اہم ترین شرط کیا ہے؟

سوال 2: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلا الہام کس سن میں ہوا۔ الہام کے الفاظ کیا تھے؟

خالی جگہ پُر کریں:

سوال 3: سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً یہ بھی انکشاف فرمایا گیا کہ اسلام کا یہ عالمگیر غلبہ ـــــ سال میں مقدر ہے۔

سوال 4: حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) کا خاندان گو مغلیہ کہلاتا ہے مگر آپ پر الہاماً یہ انکشاف کیا گیا کہ آپ دراصل ـــــ ہیں۔

سوال 5: یہ الفاظ کس مشہور شخصیت کے ہیں:

"یورپ وامریکہ کی مذہب سے بیزار اور اسلام کی حریف دنیا میں علم تبلیغ بلند کرنے کی کسی عالم دین یا کسی علمی ادارے کو توفیق نہیں ہوئی۔ اگر علم تبلیغ ہاتھ میں لے کر اٹھا تو وہ یہی ... قادیانی فرقہ تھا ...

جوابات کے لیے درج ذیل لنک سے استفادہ کریں: https://www.alislam.org/urdu/pdf/Tarikh-e-Ahmadiyyat-V01.pdf

قارئین النور متوجہ ہوں

اس مجلہ میں امریکہ کی جماعتوں کی 'مقامی خبریں' اور 'بین الاقوامی خبریں' کے عنوانات سے مفید اور دلچسپ معلومات بھی شامل کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی منظوری کے ساتھ قارئین النور کے استفادہ کے لیے اپنی جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیوں، اہم جلسوں، اجتماعات سے متعلق مفید، معلوماتی اور دلچسپ تبصرہ اور تاثرات النور میں بغرض اشاعت بھجوائیں۔ اپنے حلقوں میں یہ تحریک کریں کہ پیدائش، شادی، آمین، شاندار تعلیمی نتائج، کوئی غیر معمولی اہمیت کے کام اور وفات کی اطلاعات بھی بذریعہ ای میل یا ڈاک درج ذیل پتے پر ارسال کریں:

Al-Nur@ahmadiyya.us	Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

دسمبر 2022ء تک کے شمارہ جات کے لیے مقرر کردہ موضوعات پر اپنا تازہ کلام اور تحریریں بھیجنے کے لیے معینہ تاریخ نوٹ فرمالیں:

شمارہ	عناوین	معینہ تاریخ
ستمبر	تحریک جدید، مالی قربانی، Labor Day، انصاراللہ مجلس شوریٰ، انصاراللہ اجتماع	5 اگست، 2022ء
اکتوبر	بچوں کی تربیت، کولمبس ڈے، مجلس شوریٰ لجنہ، نیشنل قرآن کانفرنس	5 ستمبر، 2022ء
نومبر	Thanksgiving، وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات	5 اکتوبر، 2022ء
دسمبر	سیرت النبی ﷺ، ویسٹ کوسٹ جلسہ، وقفِ جدید	5 نومبر، 2022ء

مجلّہ النور یو ایس اے اور اس کے تمام معاونین کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قرباں ہیں جسم و جاں یہ، تجھ پر مرے خلیفہ

زاہدہ رحمان

قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ ، لبّیک یا خلیفہ
پر نور ہیں فضائیں ،علم و عمل سے پیارے
سن کر تری صدائیں ، دلکش ہوئے نظارے
گوشہ نشیں ہوئے سب ،جس جا ترے دلارے
للّٰہی قربتوں میں ، سر دھن کے بیٹھے سارے
قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ لبّیک یا خلیفہ
قدرت یہ ثانیہ ہے احمدؑ کے سائے سائے
ہر سمت رحمتوں کا ابرِرواں بہائے
اک اُس کے فیض سے ہی، یہ دل سکون پائے
فرماں رَوی میں شامل ، دل جھوم جھوم جائے
قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ ، لبّیک یا خلیفہ
دینی کتب یہ ساری، اخبار اور جریدے
دنیا میں پھیل کر یہ، پیغامِ صبح ابھرے
پھر ایم ٹی اے کی نعمت جیسے کہ نور برسے
کشکول سارے بھر دے ، اپنی نوازشوں سے

قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ ، لبّیک یا خلیفہ
جام و سبو نرالے سیراب کر رہے ہیں
قرآں کے نور کو یوں ، یہ عام کر رہے ہیں
لعل و گہر یہ تیرے , مصداق بن رہے ہیں
مولیٰ فیوض تیرے ،ہر گام چل رہے ہیں
قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ ، لبّیک یا خلیفہ
آخر میں تھے جو بندے ، پہلومیں آ گئے ہیں
کر کے تری اطاعت، سبقت یہ لے رہے ہیں
مہدی کے زیرِ سایہ ،احمد سے جا ملے ہیں
یہ ہے تری کرامت ، جو سب یہ مل رہے ہیں
قرباں ہیں جسم و جاں یہ ، تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ ، لبّیک یا خلیفہ
مولیٰ ترا یہ چشمہ ، قائم رہے ہمیشہ
ہم فیض پائیں اس سے ،منعم رہے ہمیشہ
یہ رشتۂ محبت باہم رہے ہمیشہ
اسلام کا علَم یہ، قائم رہے ہمیشہ

قرباں ہیں جسم و جاں یہ تجھ پر مرے خلیفہ
لبّیک یا خلیفہ لبّیک یا خلیفہ

جماعت احمدیہ امریکہ کی ملکی مجلس عاملہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جماعت احمدیہ امریکہ کی ملکی مجلس عاملہ 2022ء۔2025ء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ مجلس عاملہ یکم جولائی 2022ء سے۔30 جون 2025ء تک اپنے فرائض ادا کرے گی۔ اسمائے گرامی مع شعبہ جات درجِ ذیل ہیں:

2022ء۔2025ء

نام	شعبہ جات
مکرم مرزا مغفور احمد	امیر
مکرم مُختار احمد ملہی	جنرل سیکرٹری
مکرم وسیم احمد سیّد	تبلیغ
مکرم فہیم یونس قریشی	سیکرٹری تربیت
مکرم عاطف رحمان میاں	سیکرٹری تعلیم
مکرم سید ساجد احمد	سیکرٹری اشاعت
مکرم فہیم پال	سیکرٹری اشاعت سمعی و بصری
مکرم امجد محمود خان	سیکرٹری امور خارجیہ
مکرم بلال رانا	سیکرٹری امور عامہ
مکرم محمد امجد چودھری	سیکرٹری ضیافت
مکرم طلحہ احمد چودھری	سیکرٹری مال
مکرم ناصر محمود احمد	ایڈیشنل سیکرٹری مال
مکرم خالد احمد عطا	سیکرٹری وصایا
مکرم حافظ مبارک بولا ککوئی	سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی
مکرم انور محمود خان	سیکرٹری تحریک جدید
مکرم نصر اللہ احمد	سیکرٹری وقف جدید
مکرم جُنید لطیف	ایڈیشنل سیکرٹری تربیت ووقف نومبائعین
مکرم نیاز بٹ	سیکرٹری جائیداد
مکرم مرزا حارث احمد	سیکرٹری وقف نو
مکرم شوکت پرویز چودھری	سیکرٹری زراعت
مکرم مُجیب اعجاز	سیکرٹری صنعت و تجارت
مکرم محمد اودوسو	محاسب
مکرم بشیر احمد ملک	امین
مکرم مرزا نصیر احسان احمد	انٹرنل آڈیٹر

SECURITY

AL ISLAM

دارالضیافت
DINING HALL

JALSA SALANA USA 2022 72ND ANNUAL CONVENTION
اِنِّی مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ
Surely, I am with you, O Masroor
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY USA

AL ISLAM

EXIT
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
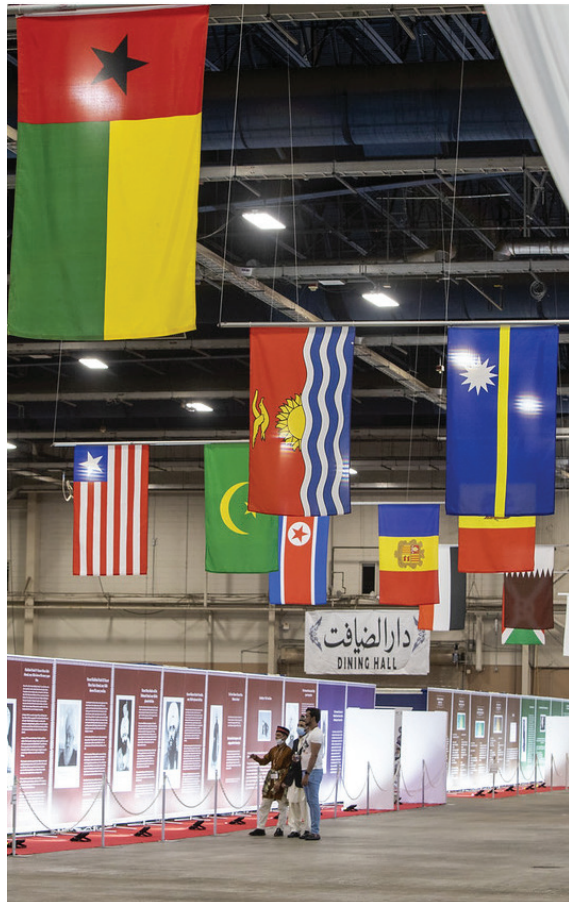
کیا آپ نے حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1

- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2

- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشم آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3

- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4

- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات

جلد نمبر 5

- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6

- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7

- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8

- ☐ نُورُ الحق دوحصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9

- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10

- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچَن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11

- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12

- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13

- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14

- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15

- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16

- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17

- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18

- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19

- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20

- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21

- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22

- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23

- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2022ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم جنوری۔ہفتہ	نئے سال کا پہلا دن	وفاقی تعطیل	
8۔9 جنوری، ہفتہ اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو اور منصوبے	لوکل، تنظیمیں	جماعت
9 جنوری، اتوار، 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	تربیت ویبینار (Webinar)	
14۔16 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	تنظیمیں، نیشنل	ڈیلس، ٹیکسس
15۔16 جنوری، ہفتہ۔اتوار	خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال ریفریشر کورس	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
17 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
23 جنوری، ہفتہ 6 تا 8 شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
5۔6 فروری، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 فروری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
12۔13 فروری، ہفتہ اتوار	دوسرا ریفریشر کورس، دارالقضاء امریکہ	قضاء امریکہ	مسجد بیت الرحمٰن
20 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
21 فروری، پیر	پریذیڈنٹ ڈے (President's Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
5۔6 مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11۔13 مارچ، ہفتہ اتوار	ہیومینٹی فرسٹ، کانفرنس (HF Conf)	ہیومینٹی فرسٹ، امریکہ	ہیوسٹن، ٹیکسس
13 مارچ اتوار 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
20 مارچ اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
25-27 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	اٹلانٹا، جارجیہ
26 مارچ، ہفتہ	نیشنل طاہر اکیڈمی میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
2۔3 اپریل، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 اپریل تا یکم مئی	رمضان	نیشنل جماعت	
10 اپریل، اتوار 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
2 مئی، پیر	عیدالفطر	نیشنل جماعت	
7۔8 مئی، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8 مئی اتوار، 5 بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
15 مئی اتوار	اپنی تاریخ جانیئے، ۷:۳۰ تا ۸:۳۰ رات	نیشنل اشاعت	ویبینار (Webinar)
22 مئی اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی جمعہ	الیکشن نیشنل آفس ہولڈر، یو ایس اے	نمائندہ خلیفۃ المسیح	مسجد بیت الرحمٰن
28۔29 مئی، ہفتہ اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	نیشنل جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن
30 مئی پیر	میموریل ڈے (Memorial Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
4۔5 جون، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
12جون،اتوار 5بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	ہیرس برگ،پینسلوینیا
25۔26جون،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
2۔3جولائی،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
2۔4جولائی،ہفتہ تا پیر	آزادی کادن	تین دن وفاقی تعطیل	
9جولائی،ہفتہ	عیدالاضحیہ	نیشنل جماعت	
10جولائی،اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
15-17جولائی،ہفتہ اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
23جولائی6تا 8 بجے شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
29۔31جولائی،جمعہ تااتوار	پریذیڈنٹس نیشنل ریفریشر کورس	نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
6۔7اگست،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
13۔14۔اگست،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
14۔اگست،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
21۔اگست	اپنی تاریخ جانیئے	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
3۔5ستمبر،ہفتہ اتوار	لیبر ڈے(Labor Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
10۔11ستمبر،ہفتہ اتوار	خدام الاحمدیہ امریکہ شوریٰ	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
16ستمبر،جمعہ	نیشنل تربیت میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
16۔18ستمبر،جمعہ تااتوار	انصار شوریٰ اور نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
18ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،۷:۳۰ تا ۸:۳۰رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
24ستمبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،عورتوں کے اسلام میں حقوق	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
یکم۔اکتوبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،صد سالہ تقریبات	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(Zoom)
یکم،2۔اکتوبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
16۔اکتوبر	اپنی تاریخ جانیئے	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
9اکتوبر ہفتہ	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
10۔اکتوبر،پیر	کولمبس ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
21-23۔اکتوبر،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماءاللہ امریکہ	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
22اکتوبر،ہفتہ شام6 تا8	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
5۔6نومبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
13نومبر،اتوار شام 5بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
24-27نومبر	تھینکس گوِنگ(Thanks Giving)	تین دن وفاقی تعطیل	
3۔4دسمبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
11دسمبر،شام 5بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
23-25دسمبر جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو،کیلیفورنیا
25دسمبر،اتوار	کرسمس ڈے	وفاقی تعطیل	

علمِ انعامی ایوارڈ۔ خدام الاحمدیہ۔جلسہ سالانہ ۲۰۲۲

AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian